كتاب الدعوات

دعا کے آداب

فہرست عناوین

دعا باوضو اور قبلہ رو ہو کر کرنا چاہئے
دعا کا آغاز حمد اور درود سے کریں
دعا کے اختتام میں بھی درود پڑھیں
دعا کے وقت ہاتھ اٹھائیں
دعا میں ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ اوپر رہنا چاہئے
دعا میں ہاتھوں کو سینہ تک اٹھانا چاہئے
دعا میں ہتھیلیوں کا رخ آسمان اور چہرہ کی طرف کرنا چاہئے
دعا میں ہتھیلیوں کو ملا کر قریب قریب رکھنا چاہئے
دعا کے بعد آمین کہنا چاہئے
خود کی دعا پر بھی آمین کہنا چاہئے
دعا کے بعد ہاتھ کو چہرہ پر پھیر لینا چاہئے
پرعزم طریقہ سے دعا کریں
دعا میں پہلے اپنے لئے مانگنا چاہئے
صرف مشکلات میں ہی دعا نہ کریں
دعا' صرف بڑی چیزوں کے لئے ہی نہ کریں
اپنے لئے بددعا نہ کریں
آزمائشوں کی دعا نہ کریں
دعا میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہئے
غیر موجود شخص کو بھی دعا میں شامل کریں
اجتماعی دعا میں شریک ہونا چاہئے
قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرے

قبولیتِ دعا کے لئے حرام غذا سے بچیں
دعا کی قبولیت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کریں
دعا کی قبولیت کے لئے صالحین اور صالح اعمال کو وسیلہ بنائیں
دعا کی قبولیت میں عجلت نہ کریں
جامع دعا کریں
مختلف اوقات کی دعائیں
گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا
گھر سے نکلتے وقت کی دعا
علمِ نافع کی دعا
علمِ غیر نافع سے حفاظت کی دعا
کفارہ مجلس کی دعا
شکریہ ادا کرنے کی دعا
رنج وفکر کے وقت پڑھنے کی دعا
قرض کی ادائیگی کی دعا
مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا
فتنوں سے حفاظت کی دعا
معاملات میں آسانی کی دعا
بازار میں پڑھنے کی دعا
زوالِ نعمت سے حفاظت کی دعا
پانچ چیزوں سے پناہ مانگیں
دنیا وآخرت کی درستگی کی دعا
عافیت کی دعا

بے حیائی سے حفاظت کی دعا
ظاہر و باطن کی پاکیزگی کی دعا
چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا
مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دعا
کتے کی بھونک سن کر پڑھنے کی دعا
شادی کی مبارک بادی کی دعا
ہمبستری سے پہلے پڑھنے کی دعا
نومسلم کے لئے دعا
غیر مسلم کو بھی حسن سلوک پر دعا دینا چاہئے
خوشخبری سنانے پر کہنے کی دعا
سوتے وقت کی دعائیں
تیز ہوا کے چلتے وقت پڑھنے کی دعا
بارش کی دعا
زیادہ بارش ہوتو پڑھنے کی دعا
آگ بھڑک جائے تو پڑھنے کی دعا
آئینہ میں دیکھتے وقت پڑھنے کی دعا
کان بجنے لگیں تو پڑھنے کی دعا
پیر سن ہو جائیں تو پڑھنے کی دعا
موسم کا پہلا پھل دیکھنے کے بعد کی دعا
رخصت کرتے وقت کی دعا
سفر کی دعا
کسی منزل پر اترنے کے بعد پڑھنے کی دعا

بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت پڑھنے کی دعا
چھوٹے بچوں کی تعویذ
نظر نہ لگنے کی دعا
پسندیدہ یا ناپسندیدہ چیز کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا
دشمن کے خوف کے وقت پڑھنے کی دعا
صبح اور شام کے وقت پڑھنے کی دعائیں
دعائے استخارہ
دعائے حاجت
دعائے حفظِ قرآنِ مجید
دعائے محبتِ خدا
مقبول دعائیں
دعا کے مقبول افراد
دعا کے مقبول اوقات
صالحین سے دعاؤں کی گزارش کریں
جامع دعائیں
قرآنی دعائیں

فضائل

x

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ (سورۃ البقرۃ، الآیۃ:۱۸۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتادیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ (سورۃ الغافر، الآیۃ:۶۰)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾

(سورۃ الأعراف، الآیۃ:۵۵)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ دعا کیا کرو، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

(سورۃ النمل، الآیۃ:۶۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے، اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل الذکر والدعاء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور میں (اپنی خاص رحمت کے ساتھ) اسکے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ۔ (مسند أحمد، باقي مسند المكثرين)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

(مستدرک حاکم، کتاب الدعاء والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر باب الدعاء سلاح المؤمن)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار، دین کا ستون اور زمین وآسمان کا نور ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ۔

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الْقَدَرِ، بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر (یعنی تقدیر معلّق) کو کوئی چیز بجز دعا کے نہیں بدل سکتی اور بجز حسن سلوک کے کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ۔

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابٌ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: دعا ایسی بلاء کے (دفع کرنے کے) متعلق فائدہ مند ہے جو نازل ہوئی ہو اور اسکے متعلق بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی ہو پس اے اللہ کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ، وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدٰی ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يُدَّخَرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُصْرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا۔ قَالُوا: إِذًا نُكْثِرُ، قَالَ: اَللهُ أَكْثَرُ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل 'مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ' مُسْنَدُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی ایسی دعاء کرے جس میں گناہ یا قطع رحمی کا کوئی پہلو نہ ہو، اللہ اسے تین میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطاء فرماتا ہے: یا تو فوراً ہی اس کی دعا قبول کرلی جاتی ہے، یا آخرت کے لئے ذخیرہ کرلی جاتی ہے، یا اس سے اس جیسی کوئی تکلیف دور کردی جاتی ہے ،صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس طرح تو پھر ہم (دعا کی) بہت کثرت کریں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ کثرت والا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔

(سنن الترمذي، كتاب الدعوات عن رسول اللّٰه ﷺ باب منه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالی سے دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

آداب

x

دعا باوضو اور قبلہ رو ہو کر کرنا چاہئے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِئْتُونِي بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَيْ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ۔

(سنن الترمذی' أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ ہم ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے اور جب سعد بن ابی وقاص کے محلے میں ''حرہ سقیا'' کے مقام پر پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا اور قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر دعا کی: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور دوست تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کیلئے برکت کی دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں کہ ان (اہل مدینہ) کے مد اور صاع میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی، اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں۔

دعا کا آغاز حمد اور درود سے کریں

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمِدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ' قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ 'فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ: أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔

(سنن الترمذي' كتاب الدعوات' بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ)

حضرت فُضالہ بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھ کر دعا کیا: اے اللہ! مجھ کو معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ اور (دعا کرنے کے لئے) بیٹھ تو سب سے پہلے اللہ کی اس کے شان کے مطابق تعریف کر اور پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر۔ راوی کہے: پھر اس کے بعد ایک دوسرا آدمی نماز پڑھا اور اللہ کی تعریف کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے نماز پڑھنے والے تو دعا کر قبول کی جائے گی۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّي عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ۔

(سنن الترمذي، كتاب الصلاة، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: بے شک دعا زمین و آسمان کے درمیان رکی رہتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اوپر (اللہ کی بارگاہ میں) نہیں جاتی جب تک کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: الدُّعَاءُ مَحْجُوبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۔

(شعب الإيمان، بَابٌ فِي تَعْظِيمِ النَّبِيِّ وَإِجْلَالِهِ وَتَوْقِيرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالی (کی بارگاہِ قبولیت) سے حجاب میں ہوتی ہے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔

دعا کے اختتام میں بھی درود پڑھیں

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِجْعَلُوْنِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاءِ وَفِي آخِرِ الدُّعَاءِ۔

(شعب الايمان، بَابٌ فِي تَعْظِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجْلَالِهِ وَتَوْقِيرِهِ)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم (مجھ پر درود بھیجنے کے ذریعہ) مجھے دعا کے آغاز میں بھی رکھو اور دعا کے آخر میں بھی۔

دعا کے وقت ہاتھ اٹھائیں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔

(سنن الترمذي‘كتاب الدعوات‘بَاب مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو انہیں نیچے نہیں کرتے جب تک کہ انہیں چہرہ پر نہیں پھیرتے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْتَحْيِيْ مِنَ الْعَبْدِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ۔

(الدعاء للطبراني "بَاب مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل بندہ سے حیا کرتا ہے جب وہ اسکی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے کہ وہ انکو خالی لوٹادے۔

دعا میں ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ اوپر رہنا چاہیے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَلُوْا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ، وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا، فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ۔ (سنن ابی داؤد‘كِتَاب الصَّلَاةِ‘بَابُ الدُّعَاءِ)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی سے ہتھیلیوں کے پیٹ کے ذریعہ دعا کیا کرو اور ہتھیلیوں کی پیٹھ کے ذریعہ دعا نہ کیا کرو اور دعا سے فارغ ہو کر ہتھیلیوں کو اپنے چہروں پر پھیر لیا کرو۔

دعا میں ہاتھوں کو سینہ تک اٹھانا چاہیے

عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ، مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ عَلٰى هٰذَا يَعْنِي إِلَى الصَّدْرِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل‘مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ‘مُسْنَدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)

حضرت بشر بن حرب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو سنا آپ فرما رہے تھے: بلا شبہ (دعا میں) تمہارا اپنے ہاتھوں کو (زیادہ) بلند کرنا بدعت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سینہ سے اوپر (دعا میں) ہاتھ نہیں اٹھائے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: اَلْمَسْئَلَةُ: أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ: أَنْ تُشِيْرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ، وَالْاِبْتِهَالُ: أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا۔

(سنن أبی داؤد، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الدُّعَاءِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: (دعا میں) مانگنا اس طرح ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو کاندھوں یا اسکے قریب تک اٹھاؤ، استغفار یہ ہے کہ تم ایک انگلی سے اشارہ کرو اور (دعا میں) تضرع وزاری یہ ہیکہ تم دونوں ہاتھوں کو (مکمل) بلند کردو۔

دعا میں ہتھیلیوں کا رخ آسمان اور چہرہ کی طرف کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْإِخْلَاصُ هٰكَذَا وَرَفَعَ إِصْبَعًا وَاحِدَةً مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ بَطْنَ الْكَفِّ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، وَالدُّعَاءُ هٰكَذَا وَجَعَلَ يَدَيْهِ بُطُوْنَهُمَا مِمَّا يَلِي السَّمَاءَ۔

(الدعاء للطبرانی، بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: اخلاص (یعنی توحید کی گواہی) اس طرح ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی (شہادت کی) بلند فرمائی، (مصیبت کے دفع کے لئے) تضرع وزاری اس طرح ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو بلند فرمایا اور ہتھیلی کے باطن کو زمین کی طرف کیا، اور دعا اس طرح ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیلیوں کے باطن کو آسمان کی طرف کیا۔

عَنْ الفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى، تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشَّعٌ، وَتَضَرَّعٌ، وَتَمَسْكَنٌ، وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ: تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ، مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز (کم از کم) دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد ہے، (باطن میں) عاجزی، اظہار ندامت اور (ظاہر میں) اطمینان ہے، (اور نماز کے بعد) تم اپنے ہاتھوں کو اپنے رب کے سامنے اس طرح اٹھاؤ کہ انکی ہتھیلیوں کا رخ تمہارے چہرہ کی طرف ہو اور تم کہہ رہے ہو "اے میرے رب، اے میرے رب"۔ اور جو اس طرح نہیں کریگا اسکی وہ نماز ناقص ہے۔

دعا میں ہتھیلیوں کو ملا کر قریب قریب رکھنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ إِذَا دَعَا ضَمَّ كَفَّيْهِ وَ جَعَلَ بُطُونَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهُ۔ (إحياء علوم الدين'آداب الدعاء'فَضِيلَةُ الدُّعَاءِ'الطبراني الكبير)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب دعا کرتے تو اپنی ہتھیلیوں کو ملا کر (یا قریب قریب) رکھتے اور ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کا رخ اپنے چہرہ کی طرف فرماتے۔

دعا کے بعد آمین کہنا چاہیے

عَنْ أَبِيْ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نَمْشِي فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ فِي خَيْمَةٍ قَدْ أَلْحَفَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ يَسْمَعُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِأَيِّ شَيْءٍ يُخْتَمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: بِآمِينَ، إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ فَقَدْ أَوْجَبَ - فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: اِخْتِمْ يَا فُلَانُ! بِآمِينَ وَ أَبْشِرْ۔ (الدعاء للطبراني 'بَابُ التَّأْمِينِ بَعْدَ الدُّعَاءِ)

حضرت ابوزہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو انتہائی عاجزی کے ساتھ دعا کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر اس کی دعا سننے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ مہر لگا دے تو اس کی دعا قبول ہو گی۔ ایک شخص نے پوچھا: کس چیز سے مہر لگائے؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آمین سے! اگر یہ آمین کی مہر لگائے گا تو اس کی دعا ضرور قبول ہو گی۔ جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا وہ دعا کرنے والے کے پاس پہنچا اور اس سے کہا تو اپنی دعا پر آمین کی مہر لگا اور (قبولیت پر) خوشی منا۔

خود کی دعا پر بھی آمین کہنا چاہیے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيُؤَمِّنْ عَلٰى دُعَاءِ نَفْسِهِ۔ (جامع الأحاديث والمراسيل، حرف الهمزة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔

دعا کے بعد ہاتھ کو چہرہ پر پھیر لینا چاہیے

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔ (الدعوات الكبير' بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلدَّاعِي مِنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تو (دعا کے بعد) اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا کرتے تھے۔

عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ يَدْعُو فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَاعِلٌ فِيْهِمَا بَرَكَةً وَ رَحْمَةً فَإِذَا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهِ فَلْيَمْسَحْ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

(الدعاء للطبراني' مَسْحُ الرَّجُلِ وَجْهَهُ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الدُّعَاءِ)

حضرت ولید بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی دعا میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو بلاشبہ اللہ عز وجل ان (ہاتھوں) میں برکت اور رحمت رکھ دیتا ہے' لہذا جب (دعا سے) فارغ ہو تو اسے اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا چاہیے۔

پرعزم طریقہ سے دعا کریں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ إِنْ شِئْتَ' اِرْحَمْنِيْ إِنْ شِئْتَ' اُرْزُقْنِيْ إِنْ شِئْتَ' وَلِيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهُ۔ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

(صحيح البخاري' كِتَابُ التَّوْحِيْدِ' بَابٌ فِي الْمَشِيْئَةِ وَالْإِرَادَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخشدے! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے۔ بلکہ عزم کے ساتھ مانگے (''اگر تو چاہے تو کر'' اس طرح نہ کہے)' بے شک وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

دعا میں پہلے اپنے لئے مانگنا چاہیے

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ۔

(سنن الترمذي' كتاب الدعوات' بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کو یاد فرماتے اور اس کے لئے دعا کرتے تو اپنی ذات سے شروع فرماتے۔ (یعنی پہلے اپنے لئے دعا فرماتے تا کہ رب کی بارگاہ میں اظہار بندگی ہو)۔

صرف مشکلات میں ہی دعا نہ کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ.

(سنن التِّرْمِذِيُّ 'أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ 'بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو یہ بات خوش کرتی ہو کہ تنگیوں میں اللہ اسکی دعا کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ آسانیوں میں کثرت سے دعا کرے۔

دعا' صرف بڑی چیزوں کے لئے ہی نہ کریں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ۔

(سنن الترمذي 'أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے رب سے اپنی ہر حاجت مانگے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی رب سے مانگے۔

اپنے لئے بددعا نہ کریں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ 'لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ۔

(صحیح مسلم 'كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ 'بَابُ حَدِيثِ جَابِرٍ الطَّوِيلِ وَقِصَّةِ أَبِي الْيَسَرِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ پر بددعا نہ کرو' تم اپنی اولاد پر بددعا نہ کرو' تم اپنے مالوں پر بددعا نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تمہاری یہ بددعا ایسے وقت میں ہو جائے کہ جس میں اللہ تعالی اپنے بندوں کی دعا قبول کر لیتا ہے اور یہ (بددعا) تمہارے لئے قبول کر لے۔

آزمائشوں کی دعا نہ کریں

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ. قَالُوْا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُهُ.

(سنن ابن ماجۃ، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ} [المائدۃ:۱۰۵])

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو یہ بات مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو رسوا کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ ﷺ!) مسلمان اپنے آپ کو کس طرح رسوا کرتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ خود کو ایسی آزمائش (اور مشقت) میں ڈالے جس (کو پورا کرنے) کی وہ طاقت نہیں رکھتا ہو۔

دعا میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہئے

حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَتٰى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادٰى: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا، وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا أَحَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَقُوْلُوْنَ هُوَ أَضَلُّ، أَمْ بَعِيْرُهُ؟ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ؟ قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: لَقَدْ حَظَرْتَ، رَحْمَةَ اللهِ وَاسِعَةٌ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ رَحْمَةً وَاحِدَةً، يَتَعَاطَفُ بِهَا الْخَلَائِقُ، جِنُّهَا وَإِنْسُهَا وَبَهَائِمُهَا، وَعِنْدَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ، أَتَقُوْلُوْنَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهُ؟

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْكُوفِيِّينَ)

حضرت جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی آیا اپنی اونٹنی بٹھائی اسے باندھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں شریک ہو گیا، نماز سے فراغت کے بعد وہ اپنی سواری کے پاس آیا اس کی رسی کھولی اور اس پر سوار ہو گیا پھر اس نے بلند آواز سے یہ دعا کی کہ: اے اللہ! مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل فرما اور اپنی اس رحمت میں ہمارے ساتھ کسی کو شریک نہ فرما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: یہ بتاؤ کہ یہ شخص زیادہ نادان ہے یا اس کا اونٹ؟ تم نے سنا نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے شخص) تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو محدود کر دینا چاہا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں جن میں سے ایک رحمت نازل فرمادی اس کا نتیجہ ہے کہ تمام مخلوقات جن وانس اور جانور تک ایک دوسرے پر رحم

اورمہربانی کرتے ہیں اور بقیہ ننانوے رحمتیں اسی کے پاس ہیں۔اب بتاؤ کہ یہ زیادہ نادان ہے یااس کا اونٹ؟۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہُ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً۔

(مسند الشامیین 'یَعْلَی عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے سنا: جوکوئی مومنین اور مومنات کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے تو اللہ تعالی اسکے لئے ہر مومن اور مومنہ کے بدلہ ایک نیکی لکھتا ہے

غیرموجودشخص کوبھی دعامیں شامل کریں

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَۃً: دَعْوَۃُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

(سنن الترمذی 'کِتَابُ الصَّلَاۃِ 'بَابُ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہت جلد قبول ہونیوالی دعا وہ ہے جوایک غائب دوسرے غائب کیلئے کرے (یعنی ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں کریں)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسُ دَعَوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَہُنَّ: دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰی یَسْتَنْصِرَ 'وَدَعْوَۃُ الْحَاجِّ حَتّٰی یَصْدُرَ 'وَدَعْوَۃُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰی یَقْفِلَ 'وَدَعْوَۃُ الْمَرِیْضِ حَتّٰی یَبْرَأَ 'وَدَعْوَۃُ الْأَخِ لِأَخِیْہِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ - ثُمَّ قَالَ: - وَأَسْرَعُ هٰذِہِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَۃً 'دَعْوَۃُ الْأَخِ لِأَخِیْہِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ۔

(الدعوات الکبیر 'بَابُ الدُّعَاءِ وَالْقَوْلِ عِنْدَ الْأَذَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ دعائیں ایسی ہیں جوقبول کی جاتی ہیں۔(۱) مظلوم کی دعا جب تک کہ وہ ظالم سے انصاف نہ پالے (۲) حاجی کی دعا جب تک کہ وہ حج سے نہ واپس ہوجائے۔(۳) مجاہد کی دعا جب تک کہ وہ جہاد سے فارغ نہ ہوجائے۔(۴) بیمار کی دعا جب تک کہ وہ (بیماری سے) صحت یاب نہ ہوجائے (۵) ایک مسلمان بھائی کی غائبانہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے۔یہ فرما کرحضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشادفرمایا: ان (پانچوں) دعاؤں میں جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے

جوایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ کرے۔

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ لَيْلَةً يُصَلِّيْ، فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ، حَتّٰى أَصْبَحَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! مَا كَانَ دُعَائُكَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ إِلَّا فِيْ حُسْنِ الْخُلُقِ، فَقَالَ: يَا أُمَّ الدَّرْدَاءِ! إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ يُحْسِنُ خُلُقَهُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ حُسْنُ خُلُقِهِ الْجَنَّةَ، وَ يُسِيْءُ خُلُقَهُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ سُوْءُ خُلُقِهِ النَّارَ، وَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يُغْفَرُ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقُلْتُ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! كَيْفَ يُغْفَرُ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ؟ قَالَ: يَقُوْمُ أَخُوْهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَهَجَّدُ فَيَدْعُوْ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَجِيْبُ لَهُ وَيَدْعُوْ لِأَخِيْهِ فَيَسْتَجِيْبُ لَهُ فِيْهِ۔ (الأدب المفرد، باب حسن الخلق اذ فقهوا)

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ رات کو کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے رونا شروع کردیا اور یہ دعا کی: اَللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔ (اے اللہ میری شکل وصورت تونے اچھی بنائی، میرے اخلاق بھی اچھا کردے) صبح تک یہی دعا کرتے رہے۔ میں نے کہا اے ابودرداء! رات بھرتم نے جو دعا کی ہے وہ صرف حسن اخلاق ہی کی دعا تھی؟ انہوں نے فرمایا: اے امّ درداء! بے شک مسلمان بندہ اپنے اخلاق کو اچھا کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کا حسن خلق اس کو جنت میں داخل کردیتا ہے، اور وہ بدخلقی اختیار کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی بدخلقی اس کو دوزخ میں داخل کردیتی ہے۔ اور مسلمان بندے کی مغفرت اس حال میں بھی ہوجاتی ہے کہ وہ سورہا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے ابودرداء! سوتے میں کیسے بخشش ہوجاتی ہے؟ فرمایا: اس کا بھائی رات کو تہجد کی نماز کے لے کھڑا ہوتا ہے اور اللہ تعالی سے اپنے لئے دعا کرتا ہے اور وہ اسکی دعا قبول فرماتا ہے اور اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے بھائی کے حق میں (بھی) اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

اجتماعی دعامیں شریک ہوناچاہئے

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ وَكَانَ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ۔ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَجْتَمِعُ مَلَأٌ فَيَدْعُوْ بَعْضُهُمْ وَيُؤَمِّنُ بَعْضُهُمْ إِلَّا أَجَابَهُمُ اللهُ۔

(الترغيب والترهيب، كتاب الصلاة، باب الترغيب في التأمين خلف الامام وفي الدعاء)

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جماعت جمع ہوتی ہے اور ان کے بعض دعا کرتے ہیں اور بعض آمین کہتے ہیں تو اللہ تعالی انکی دعا ضرور قبول فرماتا ہے۔

قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کریں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اُدْعُوْا اللّٰهَ وَ أَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔

(سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب جَامِعِ الدَّعَوَاتِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالی غافل، بے پرواہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

قبولیتِ دعا کے لئے حرام غذا سے بچیں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ} (سورة المؤمنون، الآية: ٥١) وَقَالَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} [سورة البقرة، الآية: ١٧٢] ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذَالِكَ؟"

(صحيح مسلم، كِتَابُ الْكُسُوفِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگوں! بلاشبہ اللہ پاک ہے، پاک ہی کو قبول فرماتا ہے اور بے شک اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جسکا کہ اس نے اپنے رسولوں کو حکم دیا۔ فرمایا: (يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ) (سورہ المؤمنون، آیت: ۵۱) (اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، بے شک جو تم کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ اور فرمایا: {يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} [سورہ البقرۃ، آیت: ۱۷۲] (اے ایمان والو! میری دی ہوئی پاک چیزوں میں سے کھاؤ)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا، پراگندہ بال اور غبار آلود ہو جاتا ہے، اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلاتا ہے (اور دعا کرتا ہے) اے میرے رب! اے میرے رب!۔ جبکہ اسکا کھانا حرام ہے، اسکا پینا حرام ہے، اسکا لباس حرام ہے اور اسے حرام کی غذا ملی ہے۔ لہذا کہاں سے اسکی دعا قبول ہوگی۔

دعا کی قبولیت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کریں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ وَ جَاءَهُ رَجُلٌ ضَرِيرٌ، فَشَكَا إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ، وَ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَلَّمَ: "اِئْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ فَيُجَلِّي لِي عَنْ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ، وَ شَفِّعْنِي فِي نَفْسِي". قَالَ عُثْمَانُ: فَوَ اللهِ مَا تَفَرَّقْنَا، وَ لَا طَالَ بِنَا الْحَدِيثُ حَتَّى دَخَلَ الرَّجُلُ وَ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضُرٌّ قَطُّ۔

(المستدرک علی الصحیحین 'کِتَابُ الدُّعَاءِ، وَالتَّکْبِیرِ، وَالتَّھْلِیلِ، وَالتَّسْبِیحِ وَالذِّکْرِ)

حضرت عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ ایک نابینا شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے نگاہ کے چلے جانے کی شکایت کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے کوئی راستہ بتانے والا نہیں ہے، اور میرے لئے (آنے جانے میں) مشقت ہوگئی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وضو کی برتن کے پاس جا اور وضو کر پھر دو رکعت نماز پڑھ پھر کہہ: " **اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ فَيُجَلِّي لِي عَنْ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ، وَ شَفِّعْنِي فِي نَفْسِي** " اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبیء رحمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ وہ میری نگاہ کو روشن کردے اے اللہ! میرے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کو قبول فرما اور میرے حق میں میری شفاعت (یعنی دعا) کو قبول فرما۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ابھی ہم (اپنی مجلس سے) جدا بھی نہیں ہوئے تھے اور نہ کوئی لمبی گفتگوں کئے تھے کہ وہی شخص اس حالت میں آیا کہ گویا کہ اسکو کبھی نابیناپن تھا ہی نہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَقَدْ أَتَيْنَاكَ وَ مَا لَنَا بَعِيرٌ يَئِطُّ وَ لَا صَبِيٌّ يَصْطَبِحُ وَ أَنْشَدَهُ:

أَتَيْنَاكَ وَالْعَذْرَاءُ تَدْمَى لِبَانُهَا ... وَقَدْ شُغِلَتْ أُمُّ الصَّبِيِّ عَنِ الطِّفْلِ
وَأَلْقَى بِكَفَّيْهِ الشُّجَاعُ اسْتِكَانَةً ... مِنَ الْجُوعِ ضَعْفًا مَا يُمِرُّ وَمَا يُحْلِيْ

وَلَا شَيْءَ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ عِنْدَنَا — سِوَى الْحَنْظَلِ الْعَامِيّ وَالعِلْهِزِ الْفَسْلِ

وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا إِلَيْكَ فِرَارُنَا — وَأَيْنَ فِرَارُ النَّاسِ إِلَّا إِلَى الرُّسْلِ

قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ "اِسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيًّا مَرِيعًا غَدَقًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، تَمْلَأُ بِهِ الضَّرْعَ وَتُنْبِتُ بِهِ الزَّرْعَ وَتُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا" فَوَاللهِ مَا رَدَّ يَدَيْهِ إِلَى نَحْرِهِ حَتّٰى أَلْقَتِ السَّمَاءُ بِأَوْرَاقِهَا وَجَاءَ أَهْلُ الْبِطَاحِ يَعُجُّونَ: يَا رَسُولَ اللهِ الْغَرَقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ "حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا" فَانْجَابَ السَّحَابُ عَنِ السَّمَاءِ حَتَّى أَحْدَقَ بِالْمَدِينَةِ كَالْإِكْلِيلِ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: لِلّٰهِ أَبُو طَالِبٍ لَوْ كَانَ حَيًّا قَرَّتْ عَيْنَاهُ، مَنْ يُنْشِدُنَا قَوْلَهُ؟» فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّكَ أَرَدْتَ قَوْلَهُ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ — ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

يَلُوذُ بِهِ الْهُلَّاكُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ — فَهُمْ عِنْدَهُ فِيْ نِعْمَةٍ وَفَوَاضِلِ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ يُبْزَى مُحَمَّدٌ — وَلَمَّا نُقَاتِلْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ

وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ — وَنَذْهَلَ عَنْ أَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ: أَجَلْ۔

(الدعاء للطبراني' بَابُ الدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ ایک دیہاتی شخص حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہیں کہ (بارش نہ ہونے کے سبب) ہمارے پاس ایسا کوئی اونٹ نہیں بچا ہے ہے جسکے چلنے کی آواز سنائی دے اور نہ کوئی بچہ ایسا ہے کہ صبح کے وقت اسکو دودھ مل سکے' اور اس نے یہ اشعار پڑھے:

ترجمہ: ہم اس حال میں آپکے پاس حاضر ہوئے ہیں کہ (قحط کے سبب) دوشیزاؤں کے سینوں سے دودھ کی جگہ خون نکل رہا ہے۔ بچہ کی ماں اپنے بچہ سے بے توجہ ہوگئی ہے۔

بہادر شخص بھی اپنے ہاتھوں کو ڈال دیا ہے عاجز آکر۔ بھوک کی وجہ سے' کمزور ہوکر' نہ وہ شر کا کام کرسک رہا ہے نہ خیر کا۔

ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے سوائے ۔ زمانہ قحط کے ایلوے اور گوبر اور سوکھے خون سے بنی بیکار چیز کے۔

ہمارے لئے بس آپ ہی کی طرف دوڑ کر چلے آنا ہے۔لوگ رسولوں کے علاوہ کس کی طرف دوڑ کر چلے آتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس قابلِ رحم حالت کو سن کر) چادر گھسیٹتے ہوئے (تیزی کے ساتھ) اٹھے اور منبر پر چڑھے اور آسمان کی طرف اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور دعا کی: اے اللہ! ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو (قحط کو دور کرنے میں) مددگار ہو، سیراب کرنے والی، سرسبزی لانے والی ہو، موسلا دھار اور چھائی ہوئی ہو، مفید ہو نقصان دہ نہ ہو، تو اسکے ذریعہ تھنوں کو (دودھ سے) بھر دے، کھیتی کو اگا دے، زمین کو جو کہ مردہ ہو چکی ہے (کھیتی سے) زندہ کر دے۔ (راوی کہتے ہیں) واللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابھی اپنے ہاتھوں کو (چہرے پر پھیر کر) حلق تک بھی نہیں لایا تھا کہ آسمان موسلا دھار بارش برسانے لگا اور وادیوں والے پکارنے لگے یارسول اللہ! (ہم) ڈوب گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اطراف برسے، ہم پر نہ برسے۔ پس بادل آسمان سے چھٹ گیا اور مدینہ کو تاج کی طرح گھیر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس دئے یہانتک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دانت نمایاں ہو گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا خوب ہے ابوطالب، اگر (آج) وہ زندہ ہوتے تو انکی آنکھ ٹھنڈی ہو جاتی کون ہے جو ہمیں انکا قول سنائے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! شاید آپ کی مراد انکا یہ قول ہے:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

يَلُوذُ بِهِ الْهُلَّاکُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ فَهُمْ عِنْدَهُ فِي نِعْمَةٍ وَفَوَاضِلِ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ يُبْزَى مُحَمَّدٌ وَلَمَّا نُقَاتِلْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ

وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ وَنَذْهَلَ عَنْ أَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ

ترجمہ: وہ گورے (چہرے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے۔

یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔

آل ہاشم کے ہلاک ہونے والے لوگ انکی پناہ میں آتے ہیں۔ پس وہ انکے پاس نعمت اور فضل میں ہیں

بیت اللہ کی قسم (اے کفار) تم جھوٹے ہو کہ محمد مغلوب ہو جائینگے۔ جبکہ ابھی ہم انکی خاطر لڑے ہی نہیں اور نہ تیر چلائے۔

ہم انکے حوالے ہو جائینگے یہانتک کہ ہم انکے اطراف (انکی خاطر اپنی جان دیکر) گر جائینگے۔ اور اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائینگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں (ابوطالب کے یہی اشعار)۔

عَنْ مَالِكِ الدَّارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَجَاءَ رَجُلٌ

إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: اِئْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْقَيُوْنَ 'وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسَ، عَلَيْكَ الْكَيْسَ، فَأَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ لَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ۔

(مصنف ابن أبي شيبة 'كِتَابُ الْفَضَائِلِ 'باب مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے' پھر ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی امت کے لئے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سے) ہلاک ہوگئی ہے پھر خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دین کے دشمن) تمہاری جان لینے کے درپے ہیں' عقلمندی اختیار کرو، عقلمندی اختیار کرو' پھر وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ جب عاجز ہو جاؤں۔

عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا، فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ: اُنْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كِوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ. قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔

(سنن الدارمي 'كتاب دلائل النبوة 'بَابُ مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ)

حضرت ابو جوزاء اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی مشکل حالت کی) شکایت کی۔ (اُمّ المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور اس سے ایک کھڑکی (یعنی سوراخ) آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبر انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی یہاں تک کہ خوب سبزہ اُگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی ''عَامُ الْفَتْقِ'' (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔

دعا کی قبولیت کے لئے صالحین اور صالح اعمال کو وسیلہ بنائیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اِسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ

المُطَّلِبِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيکَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيکَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا۔ قَالَ: فَيُسْقَوْنَ۔

(صحيح البخاري "كِتَابُ المَنَاقِبِ"بَابُ ذِكْرِ العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی (مکرم) صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ تو ان پر بارش برسا دی جاتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُوْنَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ، فَدَخَلُوْا فِيْ غَارٍ فِيْ جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُدْعُوا اللهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعٰى، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ، فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ، فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ، ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي، فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً، فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ، قَالَ: فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبُهُمَا، حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ: فَفُرِجَ عَنْهُمْ، وَقَالَ الآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ: لَا تَنَالُ ذَالِکَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَفُضَّ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ، وَقَالَ الآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ، فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبٰى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ، فَعَمَدْتُ إِلٰى ذَالِکَ الفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ أَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: اِنْطَلِقْ إِلٰى تِلْكَ البَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَکَ، فَقَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلَكِنَّهَا لَکَ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ، فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ۔

(صحيح البخاري كتاب البيوع "بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی راستہ میں جا رہے تھے کہ پانی آ پہنچا، وہ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اوپر سے ایک پتھر آ گرا (غار بند ہو گیا)

تب وہ آپس میں کہنے لگے: اپنے اپنے عمدہ عمل بیان کر کے اللہ سے دعا کرو۔ ان میں کا ایک یوں کہنے لگا: اے اللہ میرے ماں باپ ضعیف تھے، میں بستی سے باہر جا کر بکریاں چرایا کرتا، جب گھر لوٹ آتا تو ان کا دودھ دوہتا اور پہلے اپنے ماں باپ کے پاس لاتا، جب وہ پی چکتے تو اپنے بچوں اور گھر والوں اور میری بیوی کو پلاتا، ایک رات ایسا ہوا کہ مجھکو دیر ہوگئی میں جو گھر میں آیا دیکھا تو وہ دونوں سو رہے تھے میں انہیں بیدار کرنا ناپسند کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے (لیکن میں والدین سے پہلے بچوں کو نہیں پلانا چاہا اور) صبح ہونے تک ان کا میرا یہی معاملہ رہا۔ اے اللہ! تو اگر جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کیلئے کیا تو کسی قدر اس پتھر کو کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں۔ پھر وہ پتھر ذرا سا کھلا۔ اب دوسرا کہنے لگا: اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی میں اسکو بہت چاہتا تھا جیسے کسی مرد کو کسی عورت سے بے انتہا الفت ہوتی ہے، تو وہ کہنے لگی تو اپنا مطلب مجھ سے حاصل نہیں کر سکتا جب تک تو مجھ کو سو اشرفیاں نہیں دیتا، میں نے کوشش کر کے سو اشرفیاں جمع کی، جب (برے ارادہ سے) اسکے دونوں پیروں کے درمیان بیٹھا تو وہ کہنے لگی: اللہ سے ڈر اور بکارت کو ناجائز طور پر مت توڑ، میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا، اسکو چھوڑ دیا، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کیلئے کیا ہے تو یہ پتھر ذرا سا اور سرکا دے۔ تو دو تہائی پتھر ہٹ گیا۔ پھر تیسرا کہنے لگا: اے اللہ! تو جانتا ہے میں نے تین صاع جوار کی اجرت پر ایک مزدور لگایا تھا (کام کرنے کے بعد) وہ اجرت میں اسکو دینے لگا، اس نے نہیں لیا، میں نے تین صاع جوار کو بو دیا اور اسکی آمدنی میں سے گائے بیل چرواہے سب خرید لیا (پھر ایک مدت کے بعد) وہ مزدور آیا کہنے لگا: اے خدا کے بندے! میری مزدوری مجھے دے ڈال، میں نے کہا: وہ گائے بیل چرواہے سب لے لے وہ مال تیرا ہی ہے۔ وہ کہنے لگا: تو مجھ سے مذاق کر رہا ہے؟ میں نے کہا: میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا ہوں، وہ سب تیرے ہی ہیں۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کیلئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے وہ پتھر (مکمل) ہٹ گیا۔

دعا کی قبولیت میں عجلت نہ کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ' قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ' فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔

(صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعا والتوبۃ والإستغفار' بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناطہ توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلد بازی نہ کرے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جلد بازی کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوں کہے "میں نے دعا کی، میں نے دعا کی، میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو" پھر ناامید ہو جائے اور دعا کرنا چھوڑ دے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمْ: سَلُوْا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ 'فَإِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ أَنْ یُسْئَلَ 'وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ۔

(سنن الترمذی'أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ'بَاب فِي انْتِظَارِ الفَرَجِ وَغَیْرِ ذَلِكَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالی سے اسکا فضل مانگو' کیونکہ اللہ تعالی کو یہ پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے۔اور مصیبت کے دور ہونے کا انتظار کرنا بہترین عبادت ہے۔

جامع دعا کریں

عَنْ أَبِی نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعَ ابْنَهُ یَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ الْقَصْرَ الْأَبْیَضَ عَنْ یَمِینِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا. فَقَالَ أَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ 'فَإِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ یَقُولُ إِنَّهُ سَیَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی الطُّهُوْرِ وَ الدُّعَاءِ۔

(سنن أبي داود'کتاب الطهارة'باب الإسراف في الْوضُوء)

حضرت ابونعامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے کو کہتے سنا ''اے اللہ: بے شک میں تجھ سے جنت کے دائیں جانب سفید محل مانگتا ہوں جب میں اس میں داخل ہوجاؤں تو آپ نے فرمایا: اے پیارے بیٹے اللہ سے جنت مانگ اور دوزخ سے اسکی پناہ مانگ (اس طرح سے تفصیل نہ کر) کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ بے شک اس امت میں ایسی قوم ہوگی جو پاکی حاصل کرنے اور دعا کرنے میں حد سے تجاوز کرے گی (اظہارِ بندگی کے خلاف نامناسب الفاظ میں دعا کریگی)۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَیَدَعُ مَاسِوٰی ذٰلِکَ۔ (سنن أبی داؤد'کِتَاب الصَّلَاةِ'بَابُ الدُّعَاءِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی دعاؤں کو پسند فرماتے تھے جو جامع ہوں (کہ جس میں مختصر الفاظ میں زیادہ چیزیں آجائیں) اور اسکے علاوہ دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔

مختلف اوقات کی دعائیں

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ: إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِاسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَخَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى أَهْلِهِ۔ (سنن أبی داؤد، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتو اس کو چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے: **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِاسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَخَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔** (اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے اور باہر نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ تعالی ہی کے نام سے ہم داخل ہوئے اور (اسی کے نام سے) ہم باہر نکلے اور اللہ تعالی ہی پر جو ہمارا رب ہے ہم نے بھروسہ کیا ہے)۔ پھر اپنے گھر والوں پر سلام کرے۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ يُقَالُ لَهُ حِيْنَئِذٍ: هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ۔ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطَانُ، وَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔

(سنن ابی داؤد، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے باہر نکلے یہ دعا پڑھے: **بِاسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔** اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) میں نے اللہ تعالی ہی پر بھروسہ کیا ہے (گناہوں سے بچنے کی) طاقت اور (عبادت کرنے کی) قوت اللہ تعالی ہی کی (توفیق سے) ہے۔ تو اس وقت ندا دی جاتی ہے: تجھے سیدھا راستہ دکھا دیا گیا، اور (سارے کاموں میں) تیری کفایت کی گئی، اور تو (شیطان کے شر سے) بچا لیا گیا۔ اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تو اس آدمی پر کیسے قابو پا سکتا ہے جس کو ہدیت دی گئی، کفایت کی گئی، اور اس کو بچا لیا گیا۔

علمِ نافع کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَ عَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَ زِدْنِي عِلْمًا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

(سنن ابن ماجہ، بَابُ الِانْتِفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهٖ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَ عَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَ زِدْنِي عِلْمًا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ'' (اے اللہ! جو علم تو نے مجھے دیا ہے اس سے تو مجھے فائدہ پہنچا اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو مجھے فائدہ دے، اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ کے لئے حمد ہے)۔

علمِ غیر نافع سے حفاظت کی دعا

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

(الترغيب والترهيب، كتاب العلم، الترهيب من أن يعلم ولا يعمل بعلمه ويقول ولا يفعله)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا'' (اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع بخش نہ ہو، اس دل سے جس میں خشیت نہ ہو، اس جی سے جو نہ بھرے اور اس دعا سے جو قبول نہ کیجاتی ہو)۔

کفارۂ مجلس کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَات، بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس

میں بیٹھا اور اس میں لغو (اور بے فائدہ) باتیں بہت ہوئی اور وہ اس سے اٹھنے سے پہلے یہ (کلمات) پڑھا: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ (اے اللہ! میں تیری پاکی اور تعریف بیان کرتا ہوں، گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تجھ سے (گناہوں کی) بخشش کا طالب ہوں، اور (اس مجلس میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں) ان سے تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں)۔ تو اس مجلس میں (اس سے جو کوتاہیاں) ہوئی ہیں ان کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

شکریہ ادا کرنے کی دعا

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صُنِعَ إِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ، فَقَالَ لِفَاعِلِهِ "جَزَاکَ اللهُ خَیْرًا" فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا "جَزَاکَ اللهُ خَیْرًا" (اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے)۔ تو اس نے پوری تعریف کی (اور شکریہ ادا کیا)۔

رنج وفکر کے وقت پڑھنے کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرب (یعنی شدت فکر اور غم) میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بزرگ اور برتر ہے، اور حلیم ہے (کہ نافرمانوں سے بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا)، (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسماں اور زمیں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے)۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَرَبَهٗ أَمْرٌ یَقُوْلُ: یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِیْثُ۔

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی چیز فکر میں ڈالتی تو یوں کہتے تھے : يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِيْثُ۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے (ساری کائنات کے) سنبھالنے والے! میں تیری ہی رحمت سے مدد چاہتا ہوں)۔

قرض کی ادائیگی کی دعا

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ مُكَاتَبًا جَائَهُ فَقَالَ: اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ مُكَاتَبَتِي فَأَعِنِّيْ‘ قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُکَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ؟ لَوْ كَانَ عَلَيْکَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْکَ‘ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔

(سنن الترمذی‘أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے پاس ایک مکاتَب (یعنی جسکو آقا نے مقررہ رقم لانے پر آزاد ی لکھدی ہو) آیا اور عرض کیا کہ میں کتابت (یعنی آزاد ہونے کی مقررہ رقم) ادا کرنے سے عاجز ہو چکا ہوں (اس بارے میں) آپ میری مدد فرمایئے‘ تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کیا میں تم کو وہ کلمات نہ بتاؤں جن کو (حضور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سکھایا ہے؟ اگر تمہارے اوپر ایک بڑے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو (ان کلمات کے پڑھنے سے) اللہ تعالی تمہارے قرض کو ادا کردے گا: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ (اے اللہ اپنا حلال (رزق) دیکر مجھ کو حرام (رزق) سے بچالے‘ اور اپنا فضل دیکر مجھ کو اپنے علاوہ سے بے نیاز کردے)۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَأَى مُبْتَلًى، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، لَمْ يُصِبْهُ ذَالِکَ الْبَلَاءُ۔

(سنن الترمذی‘أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ‘بَاب مَا يَقُوْلُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو (دینی دنیوی یا جسمانی) بلاء میں گرفتار دیکھ کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا۔ (تمام تعریفیں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ کو اس بلاء سے محفوظ رکھا ہے جس میں تو گرفتار ہے اور مجھے بہت ساری مخلوقات پر بڑی فضیلت دی ہے)۔ تو وہ بلاء اس (پڑھنے والے) کو نہ پہونچے گی۔

فتنوں سے حفاظت کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ - قَالَ أَحْسَبُهُ فِي الْمَنَامِ - وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔

(سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب سورة ص)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج رات میرا رب تبارک تعالیٰ میرے پاس جلوہ گر ہوا (راوی کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوخواب میں) اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تم نماز پڑھ لوتو یہ دعا کیا کرو، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ' فَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ (اے اللہ میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے امور کے ترک کرنے اور مسکینوں سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہوں' جب تو اپنے بندوں کو فتنوں (یعنی دنیوی عذاب میں) مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے اپنی جانب فتنہ میں مبتلا کئے بغیر بلا لے)۔

معاملات میں آسانی کی دعا

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا۔

(الدعوات الكبير' بَابُ جَامِعُ مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ وَيَأْمُرُ أَنْ يُدْعَى بِهِ)

حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ یہ کہا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا" (اے اللہ! کوئی (چیز) آسان نہیں سوائے اسکے جسے تو آسان بنادے اور جب تو چاہتا ہے تو سخت کو بھی آسان کردیتا ہے)۔

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ يَقُوْلُ: أَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

(الدعوات الكبير' بَابُ جَامِعُ مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ وَيَأْمُرُ أَنْ يُدْعَى بِهِ)

حضرت ربیعہ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے: (دعا میں) يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (اے بزرگی اور عظمت والے) (کے الفاظ کہنے) کو لازم کرلو۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ سَلَّمَ بِرَجُلٍ وَھُوَ یَقُوْلُ: یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ، قَالَ: قَدِ اسْتُجِیبَ لَکَ فَسَلْ۔

(الدعوات الکبیر، بَابُ جَامِعُ مَا کَانَ یَدْعُو بِہِ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ سَلَّمَ وَیَأْمُرُ أَنْ یُدْعَی بِہِ)

حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا اور وہ (دعا میں) ''یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ'' کہہ رہا تھا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری دعا قبول ہوگئی تو مانگ۔

بازار میں پڑھنے کی دعا

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِي وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَيٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْئٍ قَدِیْرٌ۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ أَلْفَ أَلْفَ حَسَنَۃٍ وَمَحَا عَنْہُ أَلْفَ أَلْفَ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ أَلْفَ أَلْفَ دَرَجَۃٍ وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِي الْجَنَّۃِ　　(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَات، بَاب مَا یَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ السُّوق)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: جو بازار میں داخل ہوا اور (یہ) پڑھا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِي وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَيٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْئٍ قَدِیْرٌ۔ (اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں' وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہت اسی کی ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے' وہی زندہ کرتا ہے اور ہی مارتا ہے اور وہ زندہ جاوید ہے' اور موت اس کے لئے نہیں ہے' بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھدیگا' اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹادیگا' اور اسکے ایک لاکھ درجے بلند فرمائیگا' اور اسکے لئے جنت میں ایک گھر بنادیگا)۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ اِنِّي أَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقَ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّي أَعُوْذُبِکَ أَنْ أُصِیْبَ فِیْھَا صَفْقَۃً خَاسِرَۃً۔

(الدعوات الکبیر، باب التھلیل والذکر عند دخول الأسواق)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰہِ، اِنِّي أَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا

وَ شَرِّ مَا فِیْهَا' اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ أَنْ أُصِیْبَ فِیْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (میں اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوا) اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور بازار میں موجود چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس بازار کی برائی سے اور بازار میں موجود چیزوں کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں' اے اللہ! میں اس بازار میں نقصان کی تجارت سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔

زوالِ نعمت سے حفاظت کی دعا

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ فُجَائَةِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ۔

(صحیح مسلم'کِتَابُ الرِّقَاقِ'بَابُ أَکْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاء.....)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (دعاؤں میں سے) ایک دعا یہ بھی تھی ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ فُجَائَةِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ'' (اے اللہ! میں تیری (ہراس) نعمت کے زوال سے (جس کا کوئی بدل نہ ہو) اور عافیت کے (مصیبت میں) بدل جانے اور تیرے اچانک آنے والے عذاب سے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔

پانچ چیزوں سے پناہ مانگیں

عَنْ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ: أَتَیْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ. قَالَ: فَأَخَذَ بِکَفِّي فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي "یَعْنِي فَرْجَهُ۔

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت شکل بن حُمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے ایسا تعوّذ سکھایئے جس سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری ہاتھ پکڑا اور فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي۔ (اے اللہ! میں اپنے کانوں کے برا سننے سے' آنکھوں کے برا دیکھنے سے' زبان کے برا بولنے سے' دل کی برائیوں سے اور مادہ منویہ کی برائی (یعنی نگاہی اور بدفعلی) سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔

دنیاوآخرت کی درستگی کی دعا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ' وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ' وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

(صحیح مسلم'کتاب الذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالاِسْتِغْفَارِ'بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ' وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ' وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ' وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ' وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔ اے اللہ' میرے دین کو سنوار دے جو میرے تمام معاملات کا محافظ ہے' اور آپ میری دنیا کو سنوار دے جس میں میری زندگی ہے' میری آخرت کو سنوار دے جہاں مجھے لوٹنا ہے' اور میری زندگی کو ہر نیکی میں زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے راحت کا سبب بنادے)۔

عافیت کی دعا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ: سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيْتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ۔

(سنن الترمذی'أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! کونسی دعا زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں (آزمائشوں سے) عافیت اور (مخلوق کے فتنوں سے) حفاظت مانگا کرو' پھر وہی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کونسی دعا زیادہ بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی دعا کو پڑھنے کی تلقین فرمائی' وہ شخص تیسرے دن پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی (دعا) کے کرنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا: جب تم کو دنیا اور آخرت کی عافیت اور حفاظت دے دی گئی تو تم کامیاب ہو گئے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ العَافِيَةَ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الدَّعَوَات' بَابٌ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ بِعِبَادِهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دعا کی توفیق ملی) تو اسکے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے گئے' اللہ تعالی سے جو بھی مانگا جاتا ہے ان میں عافیت سے بڑھ کر اسکو کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے۔

بے حیائی سے حفاظت کی دعا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنَّ فَتًى شَابًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِي بِالزِّنَا' فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَزَجَرُوهُ' قَالُوا: مَهْ مَهْ' فَقَالَ: اُدْنُهْ فَدَنَا مِنْهُ قَرِيبًا' قَالَ: فَجَلَسَ قَالَ: أَتُحِبُّهُ لِأُمِّکَ ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ 'جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَکَ۔ قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ' قَالَ: أَفَتُحِبُّهُ لِابْنَتِکَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَکَ۔ قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِبَنَاتِهِمْ۔ قَالَ: أَفَتُحِبُّهُ لِأُخْتِکَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَکَ۔ قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ' قَالَ: أَفَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِکَ؟ قَالَ لَا وَاللهِ' جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَکَ' قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِعَمَّاتِهِمْ' قَالَ أَفَتُحِبُّهُ لِخَالَتِکَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ' جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَکَ' قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِخَالَاتِهِمْ' قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ' وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَحَصِّنْ فَرْجَهُ" فَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذَالِکَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلَى شَيْءٍ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل' تتمة مسند الأنصار' حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ الصُّدَيِّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے؟! لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے پیچھے ہٹانے لگے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا: رکو رکو اسے میرے قریب کرو، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب جا کر بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اپنی والدہ کے حق میں اس (بدکاری) کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لوگ بھی اسے اپنی ماں کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بیٹی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بہن کے لے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی پھوپھی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی پھوپھی کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی خالہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی خالہ کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا اور دعا کی کہ ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَحَصِّنْ فَرْجَهُ'' (اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما، اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما)۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نوجوان نے کبھی کسی (بے حیائی کے کام) کی طرف توجہ بھی نہیں کی۔ (اگر کوئی یہ دعا اپنے لئے پڑھے تو اس طرح کہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبِیْ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَحَصِّنْ فَرْجِیْ)۔

ظاہر و باطن کی پاکیزگی کی دعا

عَن أُمِّ مَعْبدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمْ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ.

(الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ، بَابُ جَامِعِ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ وَيَأْمُرُ أَنْ يُدْعَى بِهِ)

حضرت ام معبد سے روایت ہے وہ فرمائی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو (اظہار بندگی اور تعلیم امت کے لئے) یہ کہتے سنی: ''اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ'' (اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو دکھاوے سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری نگاہ کو خیانت سے پاک کردے، بلاشبہ تو نگاہوں کی خیانت اور دلوں کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے)

چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَاٰى الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ۔

(سنن الترمذی' أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ' بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پہلا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ ۔(اے اللہ! اس چاند کو آپ ہمارے لئے امن' ایمان' سلامتی اور اسلام (پر استحکام کا) سبب بنا دے (اے چاند) تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے)۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَاٰى الْهِلَالَ قَالَ: هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ' هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ۔ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَ جَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔

(سنن أبی داؤد' كِتَابُ الْأَدَبِ' بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو تین بار یہ فرماتے ”هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ' هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ“ (خیر و برکت اور ہدایت کا چاند، خیر و برکت ہدایت کا چاند، خیر و برکت ہدایت کا چاند، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے (چاند) کو پیدا کیا) پھر فرماتے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَ جَاءَ بِشَهْرِ كَذَا“۔(تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا)۔

مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دعا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَسَلُوْا اللهَ مِنْ فَضْلِهٖ' فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا' وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ' فَتَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَإِنَّهُ رَاٰى شَيْطَانًا۔

(صحيح البخاري' كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ' بَابٌ: خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اسکا فضل مانگو کیونکہ اس نے فرشتہ کو دیکھا ہے، اور تم جب گدھے کی آواز سنو تو شیطانِ رجیم سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

کتے کی بھونک سن کر پڑھنے کی دعا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ، وَنَهِيقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رات میں کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے پکارنے کو سنو تو ''اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' پڑھا کرو، کیونکہ یہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھ سکتے۔

شادی کی مبارک بادی کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ إِنْسَانًا إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمِيعُ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔

(مسند أحمد، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی نکاح کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو مبارکباد دیتے اور یوں دعا فرماتے: بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمِيعُ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔ اللہ تعالی (یہ عقد) تجھے مبارک کرے اور تجھے (ہر قسم کی) برکت دے اور تم دونوں کو (ہر قسم کی) بھلائی پر متفق رکھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَفَادَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْخَادِمَ أَوِ الْبَعِيرَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَتِهَا، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَمَّا الْبَعِيرُ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ ثُمَّ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(سنن أبی داؤد، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابٌ فِي جَامِعِ النِّكَاحِ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جب کوئی (نکاح کے ذریعہ) کسی خاتون کو، یا (خریدنے کے ذریعہ

)کسی خادم یا اونٹ کو پائے تو اس (عورت) کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبِلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبِلْتَهَا عَلَيْهِ ۔(اے اللہ! میں تجھ سے اِس کی بھلائی اور اس (کے اخلاق) کی بھلائی کو مانگتا ہوں جس پر تو نے اس کی فطرت رکھی ہے'اور اس کی برائی سے اور اس (کے برے اخلاق)سے جس پر تو نے اس کی فطرت رکھی ہے تیری پناہ میں آ تا ہوں)۔اور اونٹ کی کوہان کو پکڑ کر اسی طرح دعا کرے۔

ہمبستری سے پہلے پڑھنے کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ اِذَا أَرَادَ أَنْ يَّأْتِيَ أَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ 'اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ۔ فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِکَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

(صحيح البخاري 'كِتَابُ الدَّعَوَاتِ 'بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهٗ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرنا چاہے اور یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ 'اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا (ہم اللہ کے نام سے (مدد چاہتے ہیں) یا الٰہی ہم کو شیطان سے محفوظ رکھ اور تو ہم کو جو دیگا (ہماری اولاد)انکو بھی شیطان سے محفوظ رکھ)۔تو ان دونوں (یعنی میاں بیوی) سے اولاد مقدر ہے تو اس بچہ کو کبھی بھی شیطان نقصان نہیں پہونچائے گا۔

نومسلم کے لئے دعا

عَنْ أَبِيْ مَالِکٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ اَلصَّلٰوةَ 'ثُمَّ أَمَرَهٗ أَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

(صحيح مسلم 'كتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالاِسْتِغْفَارِ 'بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ)

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو نماز سکھاتے اور اس کو حکم دیتے کہ وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔(اے اللہ! تو مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے (نیک اعمال کی)ہدایت دے' (بلاؤں اور خطاؤں سے) مجھے عافیت دے۔اور مجھے روزی (حلال) دے)۔

غیر مسلم کو بھی حسن سلوک پر دعا دینا چاہئے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اِسْتَسْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَسَقَاهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ "جَمَّلَکَ". فَمَا رَأَى الشَّيْبَ حَتّٰى مَاتَ۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی 'بَابُ مَا يَقُولُ لِلذِّمِّيِّ إِذَا قَضٰى لَهٗ حَاجَةً)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی ﷺ نے پانی طلب فرمایا: تو ایک یہودی نے پانی پیش کیا' آپ ﷺ نے (اسکے شکریہ میں) فرمایا: اللہ تجھے حسین وجمیل رکھے' پس وہ (بوڑھا ہو کے) مرا لیکن اس نے (اپنے سر میں) سفید بال دکھائی نہیں دیکھا۔

خوشخبری سنانے پر کہنے کی دعا

عَنْ أَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: شَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَشَدَدْنَا مَعَهُ، فَنَادَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: عُمَرُ، يَا عُمَرُ. فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ تَخَلَّصَ إِلَى الْعَبَّاسِ فَحَمَلَهُ وَ أُنَاسٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى رِقَابِهِمْ، وَ جَعَلَ عُمَرُ يُنَادِي: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَيِّ أَنْتَ؟ الْبُشْرَى، قَدْ سَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْكَ عَمَّکَ الْعَبَّاسَ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ قَالَ: بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ سَلَّمَكَ اللّٰهُ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: »اللّٰهُمَّ أَعِنْ عُمَرَ وَ أَيِّدْهُ-

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

حضرت ابو الیُسر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بدر کے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ (کافروں پر) حملہ کرنے لگے اور ہم بھی حملہ کرنے لگے' نبی ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا: عمر اے عمر! (چچا عباس کا خیال رکھو جو کہ ابھی اپنے اسلام کا ظاہر نہیں کئے تھے) پس جب اللہ عز وجل نے ان (مشرکوں) کو شکست دی تو وہ (حضرت عمر) حضرت عباس کی طرف گئے اور انہیں اپنے کندھے پر اٹھایا اور بنی ہاشم کے چند لوگ بھی اپنے کاندھوں پر (دیگر کو) اٹھائے' اور حضرت عمر پکار کر کہنے لگے: یارسول اللہ! آپ کہاں ہیں؟ خوش خبری ہو' اللہ عز وجل نے آپ کے لئے آپ کے چچا کو سلامت رکھا ہے' یہ سن کر آپ ﷺ نے تکبیر کہی' اور فرمایا: "بَشَّرَکَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ سَلَّمَكَ اللّٰهُ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ" (اے عمر! اللہ تم کو دنیا و آخرت میں خوش رکھے' اور اے عمر! اللہ تمہیں دنیا و آخرت میں سلامت رکھے) پھر آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ عمر کی مدد اور تائید فرما۔

سوتے وقت کی دعائیں

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(صحيح البخاری، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں جب (بستر پر) آرام کرنے لگتے تو اپنا (سیدھا) ہاتھ اپنے (سیدھے) رخسار کے نیچے رکھتے، پھر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا۔ (اے اللہ میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں))۔ اور جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ (تمام تعریف اللہ تعالی کے لئے ہے جس نے ہمکو مارنے کے بعد جِلا یا یعنی سونے کے بعد جگا یا اور اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔

تیز ہوا کے چلتے وقت پڑھنے کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، قَالَتْ: وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ، تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ، سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ ذٰلِکَ فِيْ وَجْهِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ، يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: {فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا} [الأحقاف:24]"

(صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ، بَابُ التَّعَوُّذِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ، وَالْفَرَحِ بِالْمَطَرِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب آندھی چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا

أُرْسِلَتْ بِهِ)'' (اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ اس میں بھیجا گیا ہے اس کی بھی بہتری مانگتا ہوں اور اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر اور جو شر اس کے ذریعہ بھیجا گیا ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں)۔فرماتی ہیں اور جب آسمان پر گرد و چمک والا بادل ہوتا تو (امت کی فکر میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ تبدیل ہو جاتا، کبھی باہر جاتے اور کبھی اندر آتے، آگے آتے اور کبھی پیچھے جاتے، جب بارش ہو جاتی تو گھبراہٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہو جاتی' فرماتی ہیں کہ میں نے یہ حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! شاید یہ ویسا ہی ہو جیسا کہ قوم عاد نے کہا تھا،'' فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا'' [سورہ احقاف'آیت:۲۴] (جب انہوں نے اپنے سامنے بادل آتے دیکھے تو کہنے لگے یہ بادل ہم پر برسنے والے ہیں)۔

بارش کی دعا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِي، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيئًا مَرِيعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ۔ قَالَ: فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ۔

(سنن أبي داود'كِتَابُ الصَّلَاةِ'بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (قحط سے پریشان) رونے والے حاضر ہوئے' آپ ﷺ نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيئًا مَرِيعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ۔ (اے اللہ ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو (قحط کو دور کرنے میں) مددگار ہو' خوشگوار ہو' جس سے سرسبزی ہو' نفع بخش ہو نقصان دہ نہ ہو' جلد ہو دیر سے نہ ہو)) (حضرت جابر) فرمایا: تو ان پر آسمان موسلا دھار بارش برسانے لگا۔

زیادہ بارش ہو تو پڑھنے کی دعا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ، فَصَاحُوا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، قَحَطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، فَادْعُ اللهَ يَسْقِينَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا۔ مَرَّتَيْنِ۔ وَايْمُ اللهِ، مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ، فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ، وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ، لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، صَاحُوا إِلَيْهِ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔ فَكَشَطَتِ الْمَدِينَةُ، فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَلَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةٌ، فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الإِكْلِيلِ۔

(صحیح البخاری، کِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں لوگ کھڑے ہوئے اور گڑ گڑا کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! بارش کا قحط ہو گیا' درخت سرخ ہو چکے (یعنی تمام پتے خشک ہو گئے) اور جانور تباہ ہو رہے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا۔ (اے اللہ! ہمیں سیراب کر)۔ دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کہا۔ قسم اللہ کی اس وقت آسمان پر بادل کہیں دور دور نظر نہیں آتا تھا لیکن دعا کے بعد اچانک ایک بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو بارش ہو رہی تھی اور دوسرے جمعہ تک بارش برابر ہوتی رہی پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے جمعہ میں خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے التجا کی کہ مکانات منہدم ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش بند کر دے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور دعا کی: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔ (اے اللہ! ہمارے اطراف میں اب بارش برسا، ہم پر نہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے مدینہ سے بادل چھٹ گئے اور بارش ہمارے اردگرد ہونے لگی۔ اس شان سے کہ اب مدینہ میں ایک بوند بھی نہ پڑتی تھی میں نے مدینہ کو دیکھا ابر تاج کی طرح اسکے گرد تھا اور مدینہ اس کے بیچ میں۔

آگ بھڑک جائے تو پڑھنے کی دعا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا، فَإِنَّ التَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ۔

(الدعاء للطبراني، بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ وُقُوعِ الْحَرِيقِ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بھڑکتی آگ کو دیکھو تو ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہو کیونکہ تکبیر اسکو بجھا دیگی۔

آئینہ میں دیکھتے وقت پڑھنے کی دعا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَانَ إِذَا نَظَرَ وَ جْهَهُ فِي الْمِرْآةِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي۔

(عمل اليوم والليلة لابن السنّي 'باب مَا يَقُولُ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ)

حضرت مولا علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنا چہرہ (اقدس) آئینہ میں دیکھتے تو (اظہارِ بندگی اور تعلیمِ امت کے لئے) کہتے: اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي۔ (اے اللہ جیسا تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میری سیرت بھی اچھی کردے)۔

کان بجنے لگیں تو پڑھنے کی دعا

عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: إِذَا طَنَّتْ أُذُنُ أَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِي، وَ لْيُصَلِّ عَلَيَّ، وَ لْيَقُلْ: ذَكَرَ اللهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي۔

(المعجم الكبير 'بَابُ الْأَلِفِ)

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کان بجنے لگیں تو مجھے یاد کرکے مجھ پر درود پڑھیں اور کہے: ذَكَرَ اللهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي۔ (اللہ اسکو خیر کے ساتھ یاد کرے جس نے مجھے یاد کیا)۔

پیر سُن ہو جائیں تو پڑھنے کی دعا

عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. قَالَ: فَقَامَ فَكَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ۔

(عمل اليوم والليلة لابن السنّي 'بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ)

حضرت ہیثم بن حنش رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس تھے کہ آپ کا پیر سند ہو گیا' ایک شخص نے آپ سے کہا کہ سب لوگوں میں اپنی زیادہ پسندیدہ شخصیت کو یاد کیجئے تو آپ نے کہا: "يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ"۔ پھر آپ ایسے کھڑے ہوئے گویا کہ بندھی رسی سے کھل گئے ہوں۔

موسم کا پہلا پھل دیکھنے کے بعد پڑھنے کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُورَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ. ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ".

(الدعوات الكبير، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُورَةٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے پاس (موسم کا) پہلا پھل لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم اسکو اپنی آنکھوں اور لبوں پر رکھتے (اور چومتے کہ رب کی عطا ہے) اور کہتے: اَللّٰهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ. (اے اللہ جیسا تو نے ہمیں اسکا پہلا دکھایا اسکا آخر بھی ہمیں دکھا)۔ پھر اسے اپنے قریب موجود بچے کو عطا فرماتے۔

رخصت کرتے وقت کی دعا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلاً أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ: "اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ".

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی شخص (یعنی مسافر) کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ پکڑتے اور (نہایت شفقت میں) اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے اور آپ یوں دعا دیتے: "اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ" (میں تمہارے دین کو تمہاری امانت کو اور تمہارے عمل کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ: زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى. قَالَ: زِدْنِي قَالَ: وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، قَالَ: زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ.

(سنن التِّرْمِذِيُّ، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں سفر کیلئے روانہ ہو رہا ہوں مجھے زادراہ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقوی کا زادراہ عطا فرمائے' اس نے عرض کیا اور زیادہ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور تیرے گناہ معاف کرے۔ اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں اور زیادہ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے خیر کو آسان کر دے۔

سفر کی دعا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ فِيْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِي الْأَھْلِ وَالْمَالِ اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ آیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(صحیح مسلم' کِتَابُ الْحَجِّ' بَابُ مَا یَقُوْلُ إِذَا رَکِبَ إِلَی سَفَرِ الْحَجِّ وَغَیْرِہٖ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے کے لئے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ "اللہ اکبر" فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے **سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ' اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ فِيْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی' اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَہٗ' اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِي الْأَھْلِ وَالْمَالِ' اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَھْلِ۔** (پاک ہے وہ ذات عالی جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا ہے اور ہم تو (اس قابل) نہ تھے کہ اسکو اپنے قابو میں کر لیتے اور بے شک ہم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے' اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری مانگتے ہیں' اور ایسا عمل جو تجھکو خوش کر دے' اے اللہ! ہم پر یہ ہمارا سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کو کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا محافظ ہے اور اہل (وعیال) کا تو ہی نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور (واپسی پر) اہل اور مال میں برے منظر اور نقصان کے دیکھنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (سفر سے واپس) تشریف لاتے تو انہی کلمات

کو پڑھتے اور (ان کے ساتھ) یہ الفاظ زیادہ فرماتے: آیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (ہم سلامتی کے ساتھ) واپس ہونے والے، توبہ کرنے والے، اپنے پروردگار کی عبادت کرنے والے اور تعریف کرنے والے ہیں)۔

کسی منزل پر اترنے کے بعد پڑھنے کی دعا

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ يَقُولُ: "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَالِكَ۔

(صحیح مسلم، كتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابٌ فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ)

حضرت خولہ بنت حکیم سُلمیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی کسی منزل پر اترے اور یہ دعا پڑھے: "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"۔ (میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اسکی تمام مخلوق کے شر سے) تو اس شخص کے اسکی اس منزل سے کوچ کرنے تک اسکو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائیگی۔

بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت پڑھنے کی دعا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

چھوٹے بچوں کی تعویذ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ (صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہیکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت) حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لیے تعویذ کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اسماعیل اور

اسحاق علیہ السلام کے لیے تعویذ کیا کرتے تھے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے)۔

نظر نہ لگنے کی دعا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَأَى شَيْئًا فَأَعْجَبَهُ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ لَمْ يَضُرَّهُ الْعَيْنُ ". يَعْنِي: لَا يُصِيبُهُ الْعَيْن۔

(عمل اليوم والليلة لابن السني، باب مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ مَا يُعْجِبُهُ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ کوصلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: جس کسی نے کسی چیز کو دیکھا اور وہ اسکو اچھی لگی اور کہا: مَا شَاءَ اللهُ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ"۔ تو اس چیز کو نظر نہیں لگے گی۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قال: قال رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُم مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَأَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ.

(مصنف ابن أبي شيبة، كِتَابُ الطِّبِّ، مَنْ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ کوصلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی اپنی ذات، مال یا (مومن) بھائی میں کسی پسندیدہ چیز کو دیکھے تو برکت کی دعا کرے (یعنی بَارَکَ اللهُ کہے)

پسندیدہ یا ناپسندیدہ چیز کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم جب کسی پسندیدہ چیز کو دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جسکی نعمت ہی سے نیک اعمال تمام ہوتے ہیں) اور جب ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو کہتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ (ہر حالت میں اللہ تعریف کا مستحق ہے)۔

دشمن کے خوف کے وقت پڑھنے کی دعا

وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(سنن ابی داود،کِتَابُ الصَّلَاةِ،بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَافَ قَوْمًا)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی قوم سے خطرہ لاحق ہوتا تو یہ دعا پڑھتے ’’اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ‘‘ (اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے مقابل کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں)۔

صبح اور شام کے وقت پڑھنے کی دعائیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ لِفَاطِمَةَ: مَا يَمْنَعُكِ أَنْ تَسْمَعِيْ مَا أُوصِيكِ بِهٖ أَنْ تَقُولِيْ إِذَا أَصْبَحْتِ وَأَمْسَيْتِ: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔

(شعب الإيمان،باب الخوف من اللّٰه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: کیا کوئی رکاوٹ ہے اس بات میں کہ تم میری اس تاکید کو سنو کہ تم صبح شام یہ کہو: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے اپنی ذات سے قائم! تیری رحمت سے میں مدد طلب کرتا ہوں، میرے تمام معاملات کو درست فرمادے اور مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میری ذات کے حوالے نہ فرما)۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَلْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ: أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ: يَا أُمَامَةَ! مَالِيْ أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا أَنْتَ قُلْتَهٗ أَذْهَبَ عَزَّ وَجَلَّ هَمَّكَ، وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ،

وَإِذَا أَمْسَيْتَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔ قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ، فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمِّيْ، وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ۔ (سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي الِاسْتِعَاذَةِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک انصاری شخص کو دیکھا جسکو ابوامامہ کہا جاتا تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے امامہ! کیا بات ہے کہ میں تمہیں نماز کے علاوہ وقت میں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: فکروں اور قرضوں نے مجھیں جکڑ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤ کہ اگر تم اسکو پڑھو گے تو اللہ عز وجل تمہاری فکر کو دور کریگا اور تمہارے قرض کی ادائیگی کا انتظام کردیگا؟ میں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: صبح شام یہ پڑھو: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَقَهْرِ الرِّجَالِ (اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں رنج وغم سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں کمزوری اور سستی سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں بزدلی اور کنجوسی سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں قرضہ کے غلبے اور لوگوں کے قہر سے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِيثُ۔

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو کوئی معاملہ بے چین کرتا تو آپ یہ کہتے: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِيثُ۔ (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے اپنی ذات سے قائم! تیری رحمت سے میں مدد طلب کرتا ہوں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلَّمَ: «رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً»)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔ (اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

دعائے استخارہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ - فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ - فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ۔

(صحیح البخاری، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنٰى مَثْنٰى)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ہمارے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ جب کوئی اہم معاملہ تمہارے سامنے ہو تو فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - وَفِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ - فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - وَفِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ - فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ۔ (اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہے) میرے دین دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے اور میرے لیے وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے یہ (خیر ہے) تو اسے میرے لیے نصیب کر اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر اور پھر اس میں مجھے برکت عطا کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے۔ اور میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے بھی اس سے ہٹا دے۔ پھر میرے لیے خیر مقدر فرما دے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن بھی کر دے)۔

دعائے حاجت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ، أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(سنن الترمذي، أبواب الوتر، باب ما جاء في صلاة الحاجة)

حضرت عبداللہ بن ابی اَوفٰی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: جب کسی کو اللہ تعالی سے یا (کیونکہ دنیا دار الاسباب ہے اس لئے) بنی آدم میں سے کسی سے کوئی حاجت ہو تو چاہئے کہ وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالی کی ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ بردبار اور بخشش کرنے والے کے، پاک ہے اللہ جو مالک ہے عرش عظیم کا، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے، اے اللہ میں تجھ سے ان چیزوں کو مانگتا ہوں جن سے رحمت واجب ہوتی ہے اور جو تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور مانگتا ہوں اپنا حصہ ہر نیکی سے اور بچنا ہر گناہ سے، اے اللہ! میرے کسی گناہ کو بے بخشے ہوئے اور کسی غم کو بے دور کئے ہوئے اور کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسند ہو، بے پورا کئے ہوئے نہ چھوڑ، اے بہت رحم کرنے والے رحم کرنے والوں سے)۔

دعائے حفظِ قرآنِ مجید

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ

عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَفَلَا أُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ يَنْفَعُکَ اللهُ بِهِنَّ، وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ، وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِکَ؟ قَالَ: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَعَلِّمْنِي. قَالَ: إِذَا کَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ، وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ، وَقَدْ قَالَ أَخِي يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ ﴿سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيٓ﴾ [سورة يوسف: ٩٢] يَقُولُ: حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسَطِهَا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا، فَصَلِّ أَرْبَعَ رَکَعَاتٍ، تَقْرَأُ فِي الرَّکْعَةِ الْأُولٰى بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُورَةِ يٰسٓ، وَفِي الرَّکْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ، وَفِي الرَّکْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَالٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ، وَفِي الرَّکْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَتَبَارَکَ الْمُفَصَّلِ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللهَ، وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللهِ، وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَحْسِنْ، وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ، وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِکَ الَّذِينَ سَبَقُوکَ بِالْإِيْمَانِ، ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَالِکَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي، وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَکَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي، وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيکَ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُکَ يَا أَللهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُورِ وَجْهِکَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِي، وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيکَ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُکَ يَا أَللهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُورِ وَجْهِکَ أَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِي، وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي، وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي، وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي، وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي، فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُکَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. يَا أَبَا الْحَسَنِ! فَافْعَلْ ذٰلِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِإِذْنِ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: فَوَاللهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَالِکَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي کُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا آخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهُنَّ، فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِي تَفَلَّتْنَ، وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً أَوْ نَحْوَهَا، وَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِي

فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ، وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيْثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا۔ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَالِكَ: مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا أَبَا الْحَسَنِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَات، بَاب فِي دُعَاءِ الْحِفْظِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ (حضرت) علی (رضی اللہ تعالی عنہ) بھی آ گئے اور عرض کرنے لگے (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) میرے ماں باپ آپ پر قربان، قرآن پاک میرے سینے سے نکلا جاتا ہے، میں اپنے آپ کو اس پر قادر نہیں پاتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جن کے ذریعہ اللہ تمہیں بھی نفع دے گا اور انہیں بھی جنہیں تم وہ کلمات سکھاؤ گے اور جو کچھ تم سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں محفوظ رہے گا؟۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ) نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے سکھایئے۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتلایا کہ جب شبِ جمعہ آئے اور تم رات کے آخری تہائی حصہ میں اُٹھ سکو تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور اس میں دعا خاص طور سے قبول ہوتی ہے، اسی وقت کے انتظار میں میرے بھائی یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا: سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ (سورہ یوسف آیت ۹۸) (عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کرونگا) آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ شب جمعہ آنے دو پھر استغفار کرونگا، (پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے اے علی!) اگر رات کے آخری تہائی حصہ میں نہ ہو سکے تو آدھی رات کے وقت اور اگر یہ بھی نہ ہو تو شروع رات ہی میں کھڑے ہو کر چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰس، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو، جب التحیات سے فارغ ہو جاؤ تو پہلے حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد وثنا کرو پھر عمدہ طریقہ سے مجھ پر درود بھیجو اور تمام انبیاءِ کرام پر بھی، پھر تمام مؤمن مرد اور عورت کے لئے نیز اپنے ان مسلمان بھائیوں کے لئے جو وفات پا چکے ہیں مغفرت طلب کرو اور آخر میں یہ دعا پڑھو: ''اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِيْ، وَارْحَمْنِيْ أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ، وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ

كَمَا عَلَّمْتَنِي، وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي، وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي، وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي، وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي، وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي، فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ"۔ (اے اللہ! مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں، اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بے کار چیزوں کی تکلیف میں نہ پڑوں اور تجھ کو راضی کرنے والے معاملات میں خوش نظری مرحمت فرما، اے اللہ! اے زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے! اور ایسے غلبہ اور عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے!، اے اللہ! اے رحمٰن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اپنا کلام (قرآن) سکھا دیا اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل کے ساتھ لازم کر دے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے، اے اللہ! اے زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے! اور ایسے غلبہ اور عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے!، اے اللہ! اے رحمٰن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے اور میری زبان کو اس پر جاری کر دے اور اس کی برکت سے میرے جسم (کے گناہوں) کو دھو دے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کر سکتا' گناہوں سے بچنا اور عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی مگر اللہ برتر و بزرگی والے ہی کی مدد سے)۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوالحسن! اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کرو، اللہ کے حکم سے دعا ضرور قبول ہوگی، قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کسی مومن سے بھی قبولیتِ دعا نہ چوکے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (حضرت) علی (رضی اللہ تعالی عنہ) کو پانچ یا سات جمعہ ہی گزرے ہونگے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی جیسی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا وہ بھی مجھے یاد نہیں ہوتی تھیں اور اب تقریباً چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اور ایسی از بر ہو جاتی ہیں کہ گویا قرآن پاک میرے سامنے کھلا رکھا ہوا ہے' اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب اس کو دہراتا تھا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی اور اب احادیث سنتا ہوں اور جب میں اس کو بیان کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: رب کعبہ کی قسم ابوالحسن (علیؓ) مومن ہے۔

دعائے محبتِ خدا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِيْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات)

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے ”**اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِيْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِيْ فِيْمَا تُحِبُّ**“ (اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس کی محبت بھی عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک فائدہ مند ہو۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے میری پسند کی چیز عطا کی ہے اسے اپنی پسند کی چیز کے لئے میری قوت بنا دے، اے اللہ تو نے مجھے جو میری پسندیدہ چیزیں عطا کی ہے اسے تیری پسند کی چیزوں کے لئے میری فراغت کا سبب بنا دے)۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تعالى: سَلْ. قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ"

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، تتمة مسند الأنصار، حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)

حضرت معاذ بن جبل سے مروی (ایک طویل حدیث میں) ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانگو، میں نے عرض کیا: **اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ: وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ**“ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں پاکیزہ چیزوں کا، برائیوں سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو مجھے معاف فرما اور میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں سے کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطا فرما دے، اور میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت کے قریب کرنے والے اعمال کی محبت کا سوال کرتا ہوں)۔

مقبول دعائیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ۔

(سنن التِّرْمِذِيُّ 'أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ' بَاب مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْوَالِدَيْنِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جنکی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے۔(۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) والد کی دعا اولاد کے لئے۔

دعا کے مقبول افراد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ، اِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔

(سنن ابن ماجة، كتاب المناسك، بَاب فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالی کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو انکی دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کیجاتی ہے۔

دعا کے مقبول اوقات

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَ كُلِّ خَتْمَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔

(كنز العمال، المجلد الأول، ۲۳۱۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مُسْتَجَابٌ فَادْعُوْا۔

(كنز العمال، المجلد الثاني، ۳۳۴۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا اس وقت دعا کرو۔

صالحین سے دعاؤں کی گزارش کرنا چاہیئے

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَأَذِنَ لِي، وَ قَالَ: لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ، فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا۔

(سنن أبی داؤد، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الدُّعَاءِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس کی اجازت دیدی اور (تواضعاً اور تعلیمِ امت کے لئے) فرمایا کہ اے میرے پیارے بھائی! مجھے اپنی دعا میں نہ بھولنا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) یہ ارشاد (ایسا عزیز ہے) اس کے بدلہ میں اگر مجھے ساری دنیا کی نعمتیں بھی مل جائیں تو مجھے اتنی مسرت نہ ہوتی (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے حضرت عمر کی دعاؤں کو سندِ قبولیت مل گئی)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَ مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَ مَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَ بَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَ يَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَ رِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَ إِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَ لَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ، وَ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ أَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ۔

(صحیح البخاری، كِتَابُ الرِّقَاقِ، بَابُ التَّوَاضُعِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے، اور میرا بندہ جن جن (عبادتوں) سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) مسلسل نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہوجاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ (کسی چیز سے) میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے اپنی پناہ میں رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا

ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا) اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

جامع دعائیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰی يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: "اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِيْ دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا"۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے یہ دعا کئے بغیر اٹھے ہوں "اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِيْ دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا"۔ (اے اللہ ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کردے کہ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے' اور اپنی فرمانبرداری ہم میں اتنی تقسیم کر دے کہ جسکے سبب تو ہمیں جنت تک پہنچا دے' اور اتنا یقین تقسیم کر دے کہ جس سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے' اور جب تک ہم زندہ رہیں ہماری سماعت، بصارت اور قوت سے مستفید کر' اور اسے ہمارا وارث کر دے۔ اے اللہ! ہمارا انتقام اسی تک محدود کر دے جو ہم پر ظلم کرے۔ ہمیں دشمنوں پر غلبہ عطاء فرما' ہمارے دین میں مصیبت نازل نہ فرما، دنیا ہی کو ہمارا بڑا مقصد نہ بنا ' اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ"۔

(الدعوات الكبير' بَابُ جَامِعِ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ وَيَأْمُرُ أَنْ يُدْعٰی بِهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ (اپنی دعا میں اظہارِ بندگی اور تعلیمِ امت کے لئے) یہ کہتے تھے ''اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ، وَ نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ''۔ (اے اللہ! اللہ تو مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو گناہوں سے اسی طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کیا جاتا ہے، اور میرے گناہوں کے درمیان ویسی ہی دوری کردے جیسی دوری تو نے مشرق و مغرب میں کی ہے)۔

عَنْ بُسْرَ بْنِ أَرْطَاةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَلَّمَ يَقُوْلُ: '' اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا، وَ أَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ''۔

(الدعوات الکبیر ' بَابُ جَامِعُ مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلَّمَ وَيَأْمُرُ أَنْ يُدْعَى بِهِ)

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے: ''اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا، وَ أَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ'' (اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارے انجام کو اچھا بنادے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچالے)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ، فَقُلْتُ: وَ أَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَلَّمَ: فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُوْلَ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ: رَبِّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

(السنن الصغری للنسائی ' كِتَابُ السَّهْوِ)

حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ جناب پر قربان ہوں، میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد اس دعاء کو مت چھوڑنا ''رَبِّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ۔'' (اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما)۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَ التُّقٰى، وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنٰى.

(صحیح مسلم ' كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ ' بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا

کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلُکَ الْهُدٰى وَ التُّقٰى، وَالْعَفَافَ وَ الْغِنٰى" (اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت تقوی پاکدامنی اور (دل کی) دولتمندی مانگتا ہوں)۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَا أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ حَدَّثَنَا بِهٖ، وَيَأْمُرُنَا أَنْ نَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ، وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ، وَ الْهَرَمِ، وَ عَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَ زَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَ دَعْوَةٍ لَا تُسْتَجَابُ۔

(سنن النسائی، كِتَابُ الِاسْتِعَاذَةِ، الِاسْتِعَاذَةُ مِنَ الْعَجْزِ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں تم کو نہیں سکھلاتا مگر وہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو سکھلاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ، وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ، وَ الْهَرَمِ، وَ عَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَ زَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا" (یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور کنجوسی سے اور نامردی، بزدلی سے اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے، یا اللہ! میرے نفس کو تقوی عطا فرما اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک ومختار ہے، یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دل سے کہ جس میں خوف الٰہی نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو اور اس علم سے جس میں نفع نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو)۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِکَ كُلَّهُ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ، وَ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَ عَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کیں جو ہمیں یاد نہ ہو سکیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بہت سی دعائیں کیں جنہیں ہم یاد نہ کر سکے۔ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ وہ تمام دعاؤں کو جمع کر دے؟ تم یہ دعا کیا کرو۔ ''اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْکَ الْبَلَاغُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی، تو ہی مددگار ہے، تو ہی (مقصد تک) پہنچانے والا ہے اور (گناہوں سے بچنے کی) طاقت اور (نیکی کرنے کی) قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ يُکْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰی دِيْنِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آمَنَّا بِكَ وَ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا کَيْفَ يَشَاءُ۔

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الْقَدَرِ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيِ الرَّحْمٰنِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر پڑھا کرتے تھے ''يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِينِکَ'' (اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایمان لائے آپ پر اور جو چیز آپ لائے اس پر بھی کیا آپ ہمارے بارے میں ڈرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں کیونکہ دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں پھیر دیتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰی قَدَمَيْهِ وَ هُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَ هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ: ''أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ، وَ أَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِکَ''۔

ترجمہ: (سنن النسائی، کِتَابُ الطَّهَارَةِ، تَرْكُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرمائی: ایک رات میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (بستر پر) موجود نہ پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہی تھی کہ میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کو جا لگا (چنانچہ میں نے دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدم مبارک کھڑے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے ''أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوبَتِکَ، وَ أَعُوْذُ بِکَ

مِنْکَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَیْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ'' (اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشنودی کی تیری ناراضگی سے' تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور' (کیونکہ تیرے ارادے کوتو ہی بدل سکتا ہے اسی لئے) میں تیری پناہ چاہتا ہوں تجھ ہی سے' میں تیری تعریف کا شمار و احاطہ نہیں کرسکتا' تو ایسا ہی ہے جیسا کہ خودتو نے اپنی تعریف کی ہے۔

قرآنی دعائیں

آیت کریمہ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ البقرۃ' آیت:۲۰۱)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝٤٠ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝٤١

(سورۃ ابراہیم' آیت:۴۰'۴۱)

اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنادے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرمالے۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو(بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

(سورۃ الحشر' آیت:۱۰)

اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بیشک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝٢٥٠

(سورۃ البقرۃ' آیت:۲۵۰)

اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر میں وسعت ارزانی فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

(سورۃالاعراف'آیت:۲۳)

اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم (نہ) فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

(سورۃالبقرۃ'آیت:۲۸۶)

اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾

(سورۃآل عمران'آیت:۸)

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

(سورۃآل عمران'آیت:۱۶)

اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں سو ہمارے گناہ معاف فرمادے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

(سورۃیونس'آیت:۸۵'۸۶)

اے ہمارے رب! تو ہمیں ظالم لوگوں کے لئے نشانۂ ستم نہ بنا۔اور تو ہمیں اپنی رحمت سے کافروں کی قوم (کے تسلّط) سے نجات بخش دے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

(سورۃ کہف' آیت: ۱۰)

اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں راہ یابی (کے اسباب) مہیا فرما۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۱۰۹﴾

(سورۃ المومنون' آیت: ۱۰۹)

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

(سورۃ الفرقان' آیت: ۷۴)

اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔

تَوَفَّنِىۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰۱﴾

(سورۃ یوسف' آیت: ۱۰۱)

مجھے حالتِ اسلام پر موت دینا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے۔

رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

(سورۃ الاسراء' آیت: ۲۴)

اے میرے رب! ان دونوں (یعنی میرے ماں باپ) پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت وشفقت سے) پالا ہے۔

رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۡ ﴿۲۶﴾ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ ﴿۲۷﴾ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ ﴿۲۸﴾

(سورۃ طٰہٰ' آیت: ۲۵-۲۸)

اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرما دے۔ اور میرا معاملہ میرے لئے آسان فرما دے' اور میری زبان کی گرہ کھول دے' کہ لوگ میری بات (آسانی سے) سمجھ سکیں۔

رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا ﴿۱۱۴﴾ (سورۃ طٰہٰ' آیت: ۱۱۴)

اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھا دے۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

(سورۃالمومنون'آیت:۹۷'۹۸)

اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! میں اس بات سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(سورۃالمومنون'آیت:۱۱۸)

اے میرے رب! تو بخش دے اور رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

(سورۃالانبیاء'آیت:۸۷)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔

اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

(سورۃالقمر'آیت:۱۰)

(اے رب) بلاشبہ میں مغلوب ہوں میری مدد فرما۔

اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾

(سورۃالانبیاء'آیت:۸۳)

مجھے تکلیف چھو رہی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(سورۃالبقرۃ'آیت:۱۲۷)

اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بلاشبہ تو ہی ہر چیز کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ذکر کے آداب

فہرست عناوین

ذکر سے خدا کی رضا مطلوب ہو
زبان کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھیں
اپنے دل کو ذکر خدا میں مصروف رکھیں
اپنی گفتگو کو ذکر الٰہی سے آراستہ کریں
کسی جگہ بیٹھیں تو ذکر الٰہی کے بغیر نہ اٹھیں
ذکر کے وقت خشیت کی کیفیت ہونی چاہیے
خوشی ہو کہ غم ذکر الٰہی کریں
مقررہ عدد کی تکمیل کے لئے ذکر کو انگلیوں پر شمار کرنا چاہیے
انگلیوں کے علاوہ چیز (تسبیح وغیرہ) سے بھی ذکر کو شمار کیا جا سکتا ہے
اجتماعی ذکر کا اہتمام کریں
ذکر کی مجلسوں میں شرکت کریں
ذاکرین کی صحبت اختیار کریں
وقتِ آخر زبان کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھیں
مختلف مسنون اذکار
صبح، شام کے اذکار
بعد نماز پڑھنے کے اذکار

فضائل

x

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَلَذِكْرُ اللّٰہِ أَكْبَرُ

(سورة العنكبوت، الآية:۴۵)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور واقعی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَاذْكُرُونِيْٓ أَذْكُرْكُمْ۔

(سورة البقرة، الآية:۱۵۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔

(سورة آل عمران، الآية:۱۹۰-۱۹۱)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں (بڑی) نشانیاں ہیں اہل عقل کیلئے، وہ جو یاد کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: {يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا}

(سورة الأحزاب، الآية:۴۲،۴۱)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتے رہا کرو۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ۔

(سورة النساء، آیت:۱۰۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پھر جب نماز پوری کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حالت میں) اللہ کا ذکر کرو۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

(سورة الرعد، الآية:۲۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ

وَأَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ذِكْرُ اللهِ - وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَا عَمِلَ امْرُؤٌ بِعَمَلٍ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذِكْرِ اللهِ۔

(سنن ابن ماجة، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارا سب سے بہتر عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ تمہارے مالک کی رضا کا باعث ہو اور سب سے زیادہ تمہارے درجات بلند کرنے والا ہے اور تمہارے لئے سونا چاندی خرچ (صدقہ) کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن کا سامنا کرو تو تم اس کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں (اور تمہیں شہید کریں)؟۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا عمل کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ذکر۔ اور معاذ بن جبل نے فرمایا کہ انسان کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو یادالٰہی سے بھی زیادہ عذاب الٰہی سے نجات کا باعث ہو۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)

حضرت ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتْ ''اَلَّذِينَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيلِ اللهِ'' [التوبة: ۳۴] قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ. فَقَالَ: بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَدْ نَزَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا نَزَلَ، فَلَوْ أَنَّا عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ اِتَّخَذْنَاهُ فَقَالَ: أَفْضَلُهُ لِسَانًا ذَاكِرًا، وَقَلْبًا شَاكِرًا، وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِينُهُ عَلٰى إِيمَانِهِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، تتمة مسند الأنصار)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''اَلَّذِينَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيلِ اللهِ'' [التوبة: ۳۴] (وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیجئے)۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی

سفر میں شریک تھے تو کسی صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا کہ سونا اور چاندی کے متعلق تو جو حکم نازل ہوا وہ نازل ہو گیا' اب اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم وہی اپنے پاس رکھ لیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان' شکر گذار دل اور مسلمان بیوی ہے جو اس (شوہر) کے ایمان پر اس کی مدد کرنے والی ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةً، وَإِنَّ صِقَالَةَ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ' قَالُوْا: وَ لَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: وَ لَا الْجِهَادُ، إِلَّا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ۔

(الدعوات الكبير' بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کیلئے صفائی ہے اور قلوب کی صفائی اللہ کا ذکر ہے' اور ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ذکر الٰہی کے برابر اللہ کے عذاب سے بہت نجات دلائے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی ایسی چیز نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں! مگر یہ کہ وہ (مجاہد) اپنی تلوار اتنی مارے (یعنی اتنا سخت مقابلہ ہو) کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ۔

(مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ (تمہیں خدا کے ذکر میں) پاگل کہیں۔

آداب

ذکر سے خدا کی رضا مطلوب ہو

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ۔

(سورۃ الکہف، آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور روکے رکھئے اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح وشام، طلب گار ہیں اس کی رضا کے اور نہ ہٹیں آپ کی نگاہیں ان سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ، لَا يُرِيدُوْنَ بِذَالِکَ إِلَّا وَجْهَهٗ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قُوْمُوا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جماعت اکٹھی ہو کر اللہ کا ذکر کرتی ہے اور اس سے اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا ہوتی ہے تو آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ تم اس حال میں اٹھو کہ تمہارے گناہ معاف ہو چکے، اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیئے گئے۔

زبان کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهٖ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اس پر جما رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا مَعَ عَبْدِيْ إِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔

(صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: لا تُحرّك به لسانك)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلتے ہیں۔

اپنے دل کو ذکر خدا میں مصروف رکھیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: {وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ}۔

(سورۃ الأعراف، آیت: ۲۰۵)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:: اور اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور بہت پکار کر نہیں (بلکہ دھیمی آواز سے) صبح اور شام یاد کرتے رہو اور (اس کی یاد سے) غافل نہ رہو ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ، فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَ إِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَ إِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

(صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ويحذركم الله)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ میں میرے متعلق میرے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (کہ وہ میرے متعلق جیسا گمان کرتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں) اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میرا ذکر تنہائی میں کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کو اس کے جماعت سے بہتر جماعت (یعنی فرشتوں کی جماعت) میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میری رحمت ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتی ہے اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میری رحمت دو ہاتھ اس کے قریب ہوتی ہے اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میری رحمت اس کے پاس دوڑتے ہوئے آتی ہے۔

اپنی گفتگوں کو ذکر الٰہی سے آراستہ کریں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: لَا تُکْثِرُوْا الکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَإِنَّ کَثْرَۃَ الکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِلْقَلْبِ، وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ القَلْبُ القَاسِي۔

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ الزُّھْد'بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذکر الٰہی کے بغیر کثرت کلام سے پرہیز کرو' کیونکہ ذکر خدا کو چھوڑ کر زیادہ باتیں کرنا دل کی سختی کا سبب بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ شخص ہوتا ہے جو سخت دل والا ہو۔۔

کسی جگہ بیٹھیں تو ذکر الٰہی کے بغیر نہ اٹھیں

عَنْ أَبِيْ ھُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجِعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ۔

(سنن أبی داؤد'کِتَابُ الْأَدَبِ'بَابُ کَرَاھِیَۃِ أَنْ یَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِہٖ وَلَا یَذْکُرَ اللّٰہَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور اس جگہ اللہ کو یاد نہ کرے تو اس کا وہاں اس طرح بیٹھنا اللہ کی طرف سے اس پر وبال ہوگا، اور جو شخص اپنی خواب گاہ میں لیٹے اور وہاں اللہ کو یاد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر وبال ہوگا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ بُقْعَۃٍ یُذْکَرُ اللّٰہُ عَلَیْھَا بِصَلَاۃٍ أَوْ بِذِکْرٍ إِلَّا اِسْتَبْشَرَتْ بِذٰلِکَ إِلٰی مُنْتَھَاھَا مِنْ سَبْعِ أَرَضِینَ، وَفَخَرَتْ عَلٰی مَا حَوْلَھَا مِنَ الْبِقَاعِ۔

(مسند أبي یعلی'مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جگہ پر نماز یا ذکر کے ذریعہ اللہ کو یاد کیا جاتا ہے تو اس کے سبب وہ اپنے سات زمین اندر تک خوشی محسوس کرتی ہے اور اپنے اطراف کے باقی حصوں پر فخر کرتی ہے۔

ذکر کے وقت خشیت کی کیفیت ہونی چاہئے

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ۝۲

(سورۃ الانفال' الآیۃ:۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت وجلال کے تصور سے) خوفزدہ ہوجاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ' وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ' وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ فِيْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ' وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ' وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ' وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلٰی نَفْسِهَا فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ' وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهُ۔

(سنن النسائي' کتاب آداب القضاء، باب الامام العادل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات اشخاص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دیگا جب کہ اس کے سایۂ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) انصاف کرنے والا حاکم (۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں بڑا ہوا (۳) وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور (اللہ کی یاد میں) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے (۴) وہ آدمی جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہو (۵) وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں (۶) وہ آدمی جس کو جاہ وجمال والی عورت (بے حیائی کے کام کے لئے) اپنی طرف بلائی اور وہ کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہو (اور گناہ سے رک گیا) (۷) وہ آدمی جو صدقہ اتنا چھپا کر دیا کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ سیدھے ہاتھ نے کیا خیرات کیا۔

خوشی ہو کہ غم ذکر الٰہی کریں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يُدْعٰی إِلَی الْجَنَّةِ اَلْحَمَّادُوْنَ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْأَلِفِ، مَنِ اسْمُهُ إِدْرِيسُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جنت کی طرف جولوگ بلائے جائیں گے وہ (خدا کی) خوب حمد کرنے والے ہونگے جو کہ خوشی اور غم (ہر حال) میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

مقررہ عدد کی تکمیل کے لئے ذکر کو انگلیوں پر شمار کرنا چاہیے

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ۔

(سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح شمار کر رہے تھے۔

عَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِيْنَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالتَّقْدِيسِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ، فَإِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ، مُسْتَنْطَقَاتٌ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى)

حضرت یُسَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ تکبیر، تقدیس، اور تہلیل کی محافظت کریں اور تسبیح کو انگلی کے پوروں سے شمار کریں اس لئے کہ روز قیامت ان سے سوال ہوگا اور وہ جواب دیں گی۔

انگلیوں کے علاوہ چیز (تسبیح وغیرہ) سے بھی ذکر کو شمار کیا جاسکتا ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى - أَوْ حَصًى - تُسَبِّحُ بِهِ، فَقَالَ: أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا - أَوْ أَفْضَلُ -، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک خاتون

کے پاس تشریف لے گئے جس کے سامنے گھٹلیاں یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں جن کے ذریعہ وہ تسبیح پڑھ رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ) فرمایا: کیا میں تجھ کو اس سے زیادہ آسان (یا یہ کہ اس سے زیادہ بہتر) طریقہ نہ بتاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَالِکَ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَالِکَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَالِکَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِثْلَ ذَالِکَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلَ ذَالِکَ۔

اجتماعی ذکر کا اہتمام کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللهَ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ۔

(سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ (اکھٹے) اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالی اپنے پاس موجود (فرشتوں میں) ان کا ذکر فرماتا ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ، عَلٰى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ، لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ. قَالَ: فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ. قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ، مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰى، وَبِلَادٍ شَتّٰى، يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ۔

(مجمع الزوائد، كِتَابُ الْأَذْكَارِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي مَجَالِسِ الذِّكْرِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالضرور روزِ قیامت اللہ تعالی ایسے لوگوں کو اٹھائیگا کہ جن کے چہروں میں نور ہوگا، وہ نور کے منبر پر ہونگے، لوگ (انکے مرتبہ کو دیکھ کر) ان پر رشک کرینگے، جبکہ وہ لوگ نہ انبیاء ہونگے اور نہ شہداء۔ یہ سن کر ایک دیہاتی شخص گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ہمیں انکی تفصیل بیان فرمایئے تا کہ ہم انہیں پہچانیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کی خاطر محبت کرنے والے، مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے جو کہ اللہ کے ذکر پر جمع ہوتے ہیں اسکا ذکر کرتے ہیں۔

ذکر کی مجلسوں میں شرکت کریں

عَنْ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہُ قَالَ لَہُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاكِ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ؟ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ، وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰہِ، وَأَحِبَّ فِي اللّٰہِ، وَ أَبْغِضْ فِي اللّٰہِ، يَا أَبَا رَزِينٍ! هَلْ شَعُرْتَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا أَخَاهُ شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ، وَيَقُولُوْنَ: رَبَّنَا إِنَّهٗ وَصَلَ فِيْکَ فَصِلْهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ فِي ذٰلِكَ فَافْعَلْ۔

(شعب الإيمان، مقاربۃ اہل الدین ومو ادتہم)

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں تمہیں اس امر یعنی دین کی جڑ نہ بتادوں جس کے ذریعہ تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرسکو؟! سنو تم اپنے اوپر ذکر کی مجلسوں کو لازم کرلو جب تنہا رہو تو جس قدر ممکن ہو ذکراللہ کے ذریعہ اپنی زبان کو حرکت میں رکھو (یعنی لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بھی ذکراللہ کرو اور تنہائی میں بھی اللہ کی یاد میں مشغول رہو) اگر تم کسی کو دوست رکھو تو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے دوست رکھو اور جس کو دشمن رکھو تو محض اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے دشمن رکھو (یعنی کسی سے تمہاری دوستی اور دشمنی کا معیار تمہاری اپنی ذات کی خواہشات یا کوئی دنیاوی نفع نقصان نہ ہونا چاہیے بلکہ اللہ کی رضا وخوشنودی کو معیار بناؤ) اے ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی زیارت وملاقات کے ارادہ سے گھر سے نکلتا ہے اور اس مسلمان کے ہاں جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ سب فرشتے اس کے لئے دعا واستغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس شخص نے محض تیری رضا وخوشنودی کے لئے ایک مسلمان بھائی کی ملاقات کی ہے تو اس کو اپنی رحمت ومغفرت کے ساتھ منسلک کردے۔ پس اے ابورزین! اگر تمہارے لئے ان مذکورہ چیزوں میں اپنے جسم کو کام میں لگانا ممکن ہو تو ان چیزوں کو کرو۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ۔

(سنن الترمذي، كتاب الدعوات عن رسول اللّٰه، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو خوب میوہ خوری کیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے ہیں۔

ذاکرین کی صحبت اختیار کریں

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِیحَ لِذِکْرِ اللهِ، إِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللهُ۔

(المعجم الکبیر،باب العین)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوگوں میں بعض ایسے ہوتے ہیں جواللہ کے ذکر کی کنجیاں ہوتے ہیں کہ جب انہیں دیکھا جاتا ہےتو اللہ کی یاد آتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً یَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّکْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ قَالَ: فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا قَالَ: فَیَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَك وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: هَلْ رَأَوْنِيْ قَالَ: فَیَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللهِ مَا رَأَوْکَ قَالَ: فَیَقُوْلُ: وَکَیْفَ لَوْ رَأَوْنِيْ قَالَ: یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْکَ کَانُوْا أَشَدَّ لَکَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَأَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ: یَقُوْلُ: فَمَا یَسْأَلُوْنِيْ، قَالُوْا یَسْأَلُوْنَکَ الْجَنَّةَ قَالَ یَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا، قَالَ: "یَقُولُونَ: لَا وَاللهِ یَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: "یَقُولُ: فَکَیْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟" قَالَ: " یَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا کَانُوْا أَشَدَّ عَلَیْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ بِهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِیْهَا رَغْبَةً قَالَ: فَمِمَّا یَتَعَوَّذُوْنَ، قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: یَقُوْلُ: فَهَلْ رَأَوْهَا، قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللهِ یَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: یَقُوْلُ: فَکَیْفَ لَوْ رَأَوْهَا، قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا کَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَیَقُوْلُ: فَأُشْهِدُکُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ: یَقُوْلُ: مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ فِیْهِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ۔

(صحیح البخاری،کِتَابُ الدَّعَوَاتِ،بَابُ فَضْلِ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ: اللہ تعالی کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو اللہ تعالی کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں پھرتے رہتے ہے (تا کہ ان سے ملیں اور انکے ذکر کو سنیں) جب وہ کسی قوم کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو وہ (فرشتے اپنے ساتھیوں کو) آواز دے کر کہتے ہیں کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دوڑو، (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) ارشاد فرمایا کہ (یہ سن کر فرشتوں کی

جماعت ذاکرین کے پاس جمع ہوجاتی ہے) اپنے پروں سے انکو آسمان دنیا (یعنی پہلے آسمان) تک گھیر لیتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (جب یہ فرشتے اللہ تعالی کے حضور میں جاتے ہیں تو) اللہ تعالی باوجود اس کے کہ وہ فرشتوں سے زیادہ اسے اپنے بندوں کے حال سے واقف ہیں فرشتوں سے دریافت کرتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکی بڑائی تعریف اور عظمت بیان کررہے تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالی فرشتوں سے دریافت کرتا ہے کہ کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری ذات کی قسم انہوں نے تجھ کونہیں دیکھا' اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ (یہ سن کر) فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور آپ کی اور زیادہ عبادت کرتے، اور تیری اور زیادہ بزرگی اور پاکی بیان کرتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ اللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت کے طلبگار ہیں' یہ سن کر اللہ تعالی ان سے دریافت فرماتا ہے کہ کیا انہوں جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ آپ کی ذات کی قسم انہوں نے جنت نہیں دیکھی ہے' اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو جنت کی خواہش طلب اور رغبت زیادہ بڑھ جاتی، اللہ تعالی پھر فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کی پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تجھ سے دوزخ کی پناہ چاہتے ہیں' اللہ تعالی ان سے دریافت فرماتا ہے کہ کیا انہوں دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری ذات کی قسم انہوں نے دوزخ نہیں دیکھی ہے' اللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو انکا دوزخ سے بھاگنا اور اس سے خوف کرنا اور بڑھ جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (یہ ساری گفتگوں کے بعد) اللہ تعالی فرماتا ہے (اے فرشتوں) تم گواہ رہو کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ فرشتوں میں ایک فرشتہ عرض کرتا ہے (اے اللہ) ان میں فلاں شخص بھی تھا جو ان (ذکر کرنے والوں) میں سے نہیں تھا وہ تو کسی ضرورت کی بناء حاضر ہوا تھا (اللہ تعالٰی) فرماتا ہے وہ ایسے ہمنشین ہیں کہ ان کے ساتھ (صرف) بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں ہوتا (جاؤ میں نے اس کو بھی بخش دیا)۔

وقتِ آخر زبان کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِیَّانِ إِلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُھُمَا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! أَيُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالَ: طُوبَی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ' وَقَالَ الْآخَرُ: أَيُّ الْعَمَلِ خَیْرٌ؟ قَالَ: أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔

(حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء' باب فَمِنَ الطَّبَقَةِ الأُولَى مِنَ التَّابِعِينَ)

حضرت عبد اللہ بن بسر مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دو دیہاتی آدمی حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک نے پوچھا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہترین آدمی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔ دوسرے نے کہا سب سے بہترین عمل کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا سے اس حالت میں رخصت ہو کہ تمہاری زبان ذکر الٰہی سے تر رہے۔

مختلف مسنون اذکار

تعوّذ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

(مصنف عبد الرزاق، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَتَى يَسْتَعِيذُ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھنے سے پہلے "أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھتے تھے۔

تسمیہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - عَنْ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" فَقَالَ: هُوَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ، وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اسْمِ اللهِ إِلا كَمَا بَيْنَ سَوَادِ الْعَيْنَيْنِ وَبَيَاضِهِمَا مِنَ القرب.

(تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم، قوله تعالى: الرَّحْمَنُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اسکے اور اللہ کے اسم (اعظم) کے درمیان اتنی ہی قربت ہے جتنی کہ آنکھوں کی سیاہی اور سفیدی (حصہ) کے درمیان ہے۔

تحمید

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: »كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ أَقْطَعُ۔

(السنن الکبری،کِتَابُ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ الْحَاجَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ اہم کام جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل رہتا ہے۔

تکبیر (اَللّٰهُ أَكْبَرُ) تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) تہلیل (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: خُذُوا جُنَّتَكُمْ، خُذُوا جُنَّتَكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مِنْ عَدُوٍّ حَضَرَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ مِنَ النَّارِ، قُولُوا "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْتَقْدِمَاتٍ وَمُجَنِّبَاتٍ، وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ۔

(الدعاء للطبراني، بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی ڈھال لے لو! اپنی ڈھال لے لو! صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی دشمن سے (بچنے کے لئے) جو آ گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ دوزخ کی آگ سے۔ تم کہو "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کیونکہ وہ روزِ قیامت استقبال کرنے والے اور بچانے والے ہونگے اور وہی باقیاتِ صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" غَرَسَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيمِ، مَنِ اسْمُهُ: مُعَاذٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے اسکے ہر (کلمہ) کے بدلے جنت میں ایک درخت اگاتا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ فِي عَقَبَةٍ - أَوْ قَالَ: فِي ثَنِيَّةٍ - قَالَ: فَلَمَّا عَلاَ عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادٰى، فَرَفَعَ صَوْتَهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، قَالَ: وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ عَلٰى بَغْلَتِهِ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُوسٰى - أَوْ: يَا عَبْدَ اللهِ - أَلَا أَدُلُّکَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ-

(صحيح البخاري، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ قَوْلِ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گھاٹی یا دُرّے پر چڑھنے لگے۔ بیان کیا کہ جب ایک اور صحابی بھی اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے بلند آواز سے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ'' کہا۔ راوی نے بیان کیا کہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ پھر فرمایا، ابوموسیٰ یا (فرمایا) اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا، ضرور ارشاد فرمائیں، فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ: جَدِّدُوْا إِيمَانَكُمْ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ نُجَدِّدُ إِيمَانَنَا؟ قَالَ: أَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ایمان کی تجدید (نیا) کرو، کہا گیا کہ یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کثرت سے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ: إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَکَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: أَفَلَکَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: بَلٰى إِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْکَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُوْلُ: اُحْضُرْ وَزْنَکَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّکَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ

وَ الْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الْإِيمَانِ' بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو ساری مخلوق کے سامنے علیحدہ کھڑا کیا جائیگا اور اس کے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے۔ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے۔ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں اے پروردگار! کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا: نہیں اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میزان کے پاس حاضر ہوجا۔ وہ کہے گا یا اللہ ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کا کیا وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج تم پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر ایک پلڑے میں وہ ننانوے دفتر رکھ دیئے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہوجائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور اللہ کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں ہوگی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَ اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً، وَ حُطَّ عَنْهُ عِشْرُونَ سَيِّئَةً، وَ مَنْ قَالَ "اَللهُ أَكْبَرُ" فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَ مَنْ قَالَ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَ مَنْ قَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ كُتِبَ لَهُ بِهَا ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَ حُطَّ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً۔

(مصنف ابن أبي شيبة' كِتَابُ الدُّعَاءِ' فِيمَا اصْطَفَى اللّٰهُ مِنَ الْكَلَامِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے چار قسم کے جملے منتخب فرمائے ہیں "سُبْحَانَ اللهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَ اللهُ أَكْبَرُ"۔ جو شخص "سُبْحَانَ اللهِ" کہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، جو شخص "اَللهُ أَكْبَرُ" کہے اس کا بھی یہی ثواب ہے اور جو شخص اپنی دل سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ، خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ۔

(صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول اللّٰه تعالى: ونضع الموازين)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: دو کلمے اللہ تعالی کونہایت پسند ہیں، زبان پر ہلکے ہیں، میزان (عمل) میں بھاری ہیں (وہ دونوں کلمے یہ ہیں): سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ. لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ۔

(صحيح مسلم، كتاب الْآدَابِ، بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ وَبِنَافِعٍ وَنَحْوِهِ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے پاس نہایت پسندیدہ چار کلمے ہیں "سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ" تم ان میں سے جس سے چاہے شروع کرو تمہیں کوئی نقصان نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ قَالَ: مَنْ قَالَ: "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ" فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

(صحيح البخاري "كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ" دن میں سومرتبہ کہا، اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى، وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

(صحيح مسلم، كتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ)

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت نماز ادا کرنے کے بعد ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں، پھر دن چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد ایسے چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر تمہارے آج کے وظیفہ کو ان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ'' (اللہ کی تعریف اور اسی کی پاکی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' (نہیں ہے کوئی معبود، سوائے اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے۔ اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔ تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ اس روز (دن بھر) یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ تا آنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا، مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھ لے۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ، قَالَ: قُلْ ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ'' ۔ قَالَ: فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي؟ فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلْ ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي'' ۔

(صحيح مسلم، كتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے ایسا کلام سکھائیں جسے میں پڑھتا رہوں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ" پڑھا کرو۔ اس نے عرض کیا یہ سارے کلمات تو میرے رب کے لئے ہیں میرے لئے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ" (اے اللہ مجھے معاف فرما' مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما) کہو۔

اسمائے حسنیٰ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(صحيح البخاري' كِتَابُ الشُّرُوطِ' بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الِاشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الإِقْرَارِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان سب کو (پڑھنے کے ذریعہ) شمار کریگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حوقلہ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، كَانَ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً' أَيْسَرُهَا الْهَمُّ"۔

(المستدرك على الصحيحين' كِتَابُ الدُّعَاءِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَالتَّسْبِيحِ وَالذِّكْرِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" ننانوے (دنیاوی اور اخروی) بیماریوں کی دوا ہے جس میں سے ادنیٰ بیماری (دنیاوی و اخروی) غم ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيعًا قَرِيبًا، وَهُوَ مَعَكُمْ' قَالَ وَأَنَا خَلْفَهُ، وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ، فَقُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ

قَالَ: قُلْ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

(صحیح مسلم، کتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالاِسْتِغْفَارِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ)

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے صحابہ نے بلند آواز سے ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہنا شروع کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کرو تم کسی غائب یا بہرے کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم سننے والے اور قریب والے کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ''لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' پڑھ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں سے خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا ''لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' کہو۔

حَسْبَلَه

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا: "إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا، وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ} [آل عمران: ۱۷۳]

(صحیح البخاری، كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ {إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ})

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيل'' کے بارے میں روایت ہے کہ یہ الفاظ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت فرمایا تھا جب کہ ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت کہا تھا جب (منافقوں نے مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے کہا تھا) لوگ تمہارے مقابلے کے لئے (بڑی کثرت سے) جمع ہو چکے ہیں سو ان سے ڈرو، تو (اس بات نے) ان کے ایمان کو اور بڑھا دیا اور وہ کہنے لگے "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے)۔

اِسْتِرْجَاع

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ، فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" [البقرة: ۱۵۶]، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا۔

(صحیح مسلم، كِتَابُ الْكُسُوفِ، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنی: جب کسی مسلمان بندے کو کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ وہی بات کہتا ہے جسکا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے یعنی ''إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' (بلاشبہ ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) اور (یہ کہتا ہے) ''اَللّٰھُمَّ أَجُرْنِيْ فِيْ مُصِیبَتِيْ، وَأَخْلِفْ لِيْ خَیْرًا مِنْھَا'' (اے اللہ میری اس مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور مجھے اس کا بہتر بدل عطا فرما) تو اللہ اس کو اس سے بہتر بدل دے گا ہے۔

إِنْ شَاءَ اللّٰہُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ''وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَالِکَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰہَ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ} [الکھف:۲۴] أَنْ تَقُوْلَ ''إِنْ شَاءَ اللّٰہُ''۔

(المعجم الاوسط'بَابُ الْأَلِفِ'مَنِ اسْمُہُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس سے آیت ''وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّيْ فَاعِلٌ ذَالِکَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰہُ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ} [الکھف:۲۴] (تم مت کہو کسی چیز کے متعلق کہ میں کل اسے کروں گا مگر (کہو) یہ کہ اللہ چاہے، اور اپنے رب کو یاد کرو جب تم بھول جاؤ) کے بارے میں روایت ہے کہ (اسکا معنی یہ ہیکہ) تم ''إِنْ شَاءَ اللّٰہُ'' کہو۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَأٰی شَيْئًا يُعْجِبُہُ فَقَالَ'' مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ'' لَمْ يَضُرَّہُ۔

(مسند البزار'مُسْنَدُ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے کوئی چیز دیکھی جو اسکو اچھی لگی اور وہ یہ کہا ''مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ'' تو (اسکی نظر کی وجہ سے) اس چیز کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

صبح' شام کے اذکار

عَنْ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ''أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ ھٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَہُ، وَنَصْرَہُ، وَنُورَہُ، وَبَرَكَتَہُ، وَھُدَاہُ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِيہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہُ'' ثُمَّ إِذَا أَمْسٰی فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

(سنن أبي داود'كِتَابُ الصَّلَاةِ'بَابُ التَّسْبِيحِ بِالْحَصٰی)

حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کو بیدار ہو تو کہے۔ ''أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُورَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ، وَأَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ۔ (ہم نے صبح کی اور اللہ کی ساری سلطنت نے صبح کی وہ اللہ جو رب العالمین ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے آج کے دن کی خیر کا، فتح کا اور اس کی نصرت کا اس کے نور کا، اس کی برکت کا اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ پناہ مانگتا ہوں اس دن کے شر سے اور اس کے بعد والے ایام کے شر سے) اور جب شام ہو تو بھی ایسا ہی کہے (البتہ أصبحنا کی جگہ أمسینا اور أصبح کی جگہ أمسی کہے)۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ ''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ'' ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ' فَيَضُرَّهُ شَيْئٌ۔ فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرْفُ فَالِجٍ ' فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ ' فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُکَ ' وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ ' لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ' بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بندہ ہر روز صبح و شام میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے ''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ''۔ (اللہ کے نام سے (میں نے صبح کی اور شام کی) کہ جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی (ہمارے اقوال کو) سننے والا ہے اور (ہمارے احوال کو) جاننے والا ہے۔ (راوی حدیث) حضرت ابان کو فالج تھا چنانچہ جو شخص ان سے یہ حدیث سن رہا تھا تعجب سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ حضرت ابان نے فرمایا کیا دیکھتے ہو۔ حدیث اسی طرح میں نے تم سے بیان کی اور اس (فالج) کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی (اس طرح اس لئے ہوا)' تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کردے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: ''اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُکَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَمَلَائِكَتَکَ وَجَمِيْعَ خَلْقِکَ ' إِنَّکَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ ' وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ'' إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِکَ مِنْ ذَنْبٍ ' وَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِيْ تِلْکَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا : جو شخص صبح ان (کلمات) کو پڑھے: اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُکَ وَ نُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَ مَلَائِکَتَکَ وَ جَمِيعَ خَلْقِکَ ' اِنَّکَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ ' وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ۔ (اے اللہ! ہم نے صبح کی اس حال میں کہ گواہ کرتے ہیں تجھ کو' گواہ کرتے ہیں حاملین عرش کو' گواہ کرتے ہیں تیرے فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوقات کو کہ بے شک تو ہی اللہ ہے' تیرے سواء کوئی معبود نہیں' تو اکیلا ہے' (ذات' صفات اور افعال) میں تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں) تو بالضرور اللہ اسکے اس دن کے گناہ معاف فرما دیتا ہے' اور اگر شام کو پڑھتا ہے تو اللہ اس رات کے اسکے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمْ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: ''اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَ لَکَ الشُّکْرُ'' فَقَدْ أَدّٰى شُکْرَ يَوْمِهِ' وَ مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ أَدّٰى شُکْرَ لَيْلَتِهِ۔

(سنن أبی داؤد' کِتَاب الْأَدَبِ' بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ)

حضرت عبداللہ بن غنّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت (ان کلمات کو) پڑھا '' اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَ لَکَ الشُّکْرُ ''۔ (یا اللہ! (دینی و دنیوی) جو نعمتیں مجھے ملی ہیں وہ تیرے ہی اکیلے کی طرف سے ہیں' تیرا کوئی شریک نہیں' پس تیرے ہی لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور تیرے ہی لئے ہر قسم کا شکر ہے)۔ تو اس نے اس دن (کی نعمتوں) کا شکر ادا کر دیا' اور جو کوئی اسی طرح شام کے وقت کہا تو اس نے اس رات (کی نعمتوں) کا شکر ادا کر دیا۔

عَنْ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمْ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمْ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا' وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا' وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمْ نَبِيًّا' حِينَ يُمْسِي ثَلَاثًا' وَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثًا' كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل' أَوَّلُ مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ' حَدِيثُ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خادم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص '' رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا '' (راضی ہوں میں اس بات

پر کہ اللہ (میرا) رب ہے، اسلام میرا دین ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے نبی ہیں) صبح اور شام تین مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ پر (اسی کے اپنے فضل سے اپنی ذات پر لازم کر لینے کے سبب) لازم ہے کہ قیامت کے دن (اس شخص کو اپنے فضل وکرم سے اتنا ثواب دے کہ) اسکو راضی کر دے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ إِذَا أَمْسٰى قَالَ: "أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ"۔ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ.........۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب شام ہوتی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے "أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ" (ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے بھی شام کی اور ساری تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اس کی ہے، اور تعریف کے لائق وہی ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس رات کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں، اور تیری پناہ میں آتا ہوں اس رات کی برائی سے اور اس رات کے بعد کی برائی سے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہو کاہلی سے اور تکبر کی برائی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے)۔ اور جب صبح فرماتے تو وہی کہتے: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے بھی صبح کی اور ساری تعریفیں خدا کے لئے ہیں........

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَخْدِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ:

قُولِيْ حِينَ تُصْبِحِيْنَ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ'' فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِي حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ، بَاب مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ)

عبدالحمید مولیٰ بنی ہاشم کہتے ہیں کہ ان سے ان کی والدہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی کی خدمت کیا کرتی تھیں بیان کیا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں یہ کلمات سکھاتے اور فرماتے کہ جب تم صبح کرو تو کہو ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ'' (اللہ پاک ہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ (صبح کرتا ہوں) اللہ کے علاوہ کسی میں طاقت نہیں، جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو وہ نہیں چاہے گا نہیں ہوگا) جو ان کو صبح کے وقت پڑھتا ہے شام تک اس کی (ہر قسم کے شرور سے) حفاظت کی جاتی ہے اور جو ان کلمات کو شام کے وقت کہے صبح تک اس کی (ہر قسم کے شرور سے) حفاظت کی جاتی ہے۔

بعد نماز پڑھنے کے اذکار

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَا، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ؟ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ۔

(صحيح البخاري، كِتَاب الْأَذَانِ، بَاب الذِّكْرِ بَعْدَ الصلاة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ فقیر آئے اور انہوں نے کہا کہ مالدار لوگ بڑے بڑے درجے اور دائمی عیش حاصل کر رہے ہیں، کیونکہ وہ نماز بھی پڑھتے ہیں، جیسی کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں، جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں (غرض جو عبادت ہم کرتے ہیں وہ اس میں شریک ہیں) اور ان کے پاس مالوں کی زیادتی ہے جس سے وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ اگر اس پر عمل کرو تو جو لوگ تم سے آگے نکل گئے ہوں، تم ان تک پہنچ جاؤ گے اور تم تک تمہارے بعد کوئی نہ پہنچ سکے گا، اور تم تمام لوگوں میں بہتر ہو جاؤ گے

سوائے اس کے جو اسی کے مثل عمل کر لے؟ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح اور تحمید اور تکبیر پڑھ لیا کرو۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ، تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ۔

(سنن الترمذي 'أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ' بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے بعد پڑھی جانے والی کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ ان کا پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا۔ یعنی ہر نماز کے بعد (۳۳) مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" ، (۳۳) مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور (۳۴) مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" پڑھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ۔

(صحيح مسلم 'كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ' بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کو تکبیر کے ذریعہ جانتے تھے (یعنی آپ ﷺ نماز کے بعد تکبیر کہتے تھے)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

(سنن الترمذي بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ 'أَبْوَابُ الصَّلَاةِ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے اور یہ کہتے "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" (اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے، تو بابرکت ہے اے عظمت اور بزرگی والے)

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"۔

(صحيح البخاري 'كِتَابُ الْأَذَانِ' بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ'' (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی ہے بادشاہت، اور اسی کیلئے ہے تعریف، اور وہ ہر بات پر قادر ہے، اے اللہ جو کچھ تو دے، اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جو چیز تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں، اور کوشش والے کی کوشش تیرے مقابل (اور مشیت کے بغیر) کچھ فائدہ نہیں دیتی)۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ قَالَ: لَأَنْ أَقْعُدَ أَذْكُرُ اللّٰهَ وَأُكَبِّرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأُهَلِّلُهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَتَيْنِ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، تتمة مسند الأنصار)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک (بعد نماز فجر سے) طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے رہنا اللہ اکبر، الحمد للہ، ''سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ'' کہنا اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ: اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ: ''اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ'' سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ فَإِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ ثُمَّ مِتَّ فِيْ لَيْلَتِکَ كُتِبَ لَکَ جِوَارٌ مِنْهَا، وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِکَ، فَإِنَّکَ اِذَا مِتَّ فِيْ يَوْمِکَ كُتِبَ لَکَ جِوَارٌ مِنْهَا۔

(سنن أبي داؤد، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ)

حضرت مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے (بات کی خصوصیت واہمیت بتانے کیلئے) بطور راز داری کے یہ ارشاد فرمایا: جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ سات مرتبہ ''اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ'' (اے اللہ مجھے دوزخ سے بچالے) پڑھ لیا کرو (سات کا عدد اس لئے ارشاد ہوا کہ دوزخ کے

سات دروازے اور سات درجات ہیں) تم جب اس (دعا) کو (سات مرتبہ) پڑھو اور اسی رات تمہارا انتقال ہوجائے تو تمہارے لئے دوزخ سے نجات لکھی جائے گی اور اسی طرح فجر کی نماز کے بعد بھی (سات مرتبہ اس دعا کو) پڑھو اور اگر اسی دن تمہارا انتقال ہوجائے تو تمہارے لئے دوزخ سے نجات لکھی جائے گی۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الْغَدَاةِ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ جَلَسَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، انْقَلَبَ بِأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ۔

(المعجم الکبیر، بَابُ الصَّادِ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے، پھر طلوعِ آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے بیٹھا رہتا ہے، پھر اٹھ کر دو رکعت نماز (اشراق) پڑھتا ہے تو وہ ایک حج اور ایک اور ایک عمرہ (کا ثواب) لے کر واپس ہوتا ہے۔

دُرودوسلام
کے آداب

فہرست عناوین

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودوسلام بھیجنے کو لازم کرلیں
دُرود، اخلاصِ نیت کے ساتھ بھیجیں
درود، دل کی توجہ کے ساتھ بھیجنا چاہیے
درود بھیجنے میں روزِ قیامت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت کو مقصود بنائیں
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچنے کا یقین رکھتے ہوئے درود بھیجنا چاہیے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب کے یقین کے ساتھ درودوسلام پڑھنا چاہیے
درودوسلام پورے آداب کے ساتھ عمدہ طریقہ سے بھیجیں
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت اطہار پر بھی درود بھیجیں
درودوسلام کثرت سے بھیجنا چاہیے
جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجنا چاہیے
دعا کے آغاز میں درود پڑھنا چاہیے
مجلسوں کو درود سے آراستہ کرنا چاہیے
مسجد میں داخل اور نکلتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنا چاہیے
اذان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے
ختمِ قرآن کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے
دفعِ غم اور حصولِ مغفرت کے لئے درود کی کثرت کرنی چاہیے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سن کر درود شریف پڑھنا چاہیے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ درود لکھنا چاہیے
درودِ ابراہیم
درودِ شریف کے مختلف صیغے

فضائل

x

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

(سنن النَّسَائِيّ، کِتَابُ السَّھْوِ، بَابُ الْفَضْلِ فِي الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مجھ پر ایک درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اسکے دس گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور اسکے لئے دس درجات بلند فرماتا ہے۔

عَنْ أَبِي طَلْحَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرٰی فِي وَجْھِہٖ، فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَی الْبُشْرٰی فِيْ وَجْھِکَ؟ فَقَالَ: إِنَّہٗ أَتَانِيَ الْمَلَکُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّکَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيکَ أَنَّہٗ لَا يُصَلِّي عَلَيْکَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْہِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْکَ أَحَدٌ، إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْہِ عَشْرًا۔

(سنن النسائی، کِتَابُ السَّھْوِ، فَضْلُ التَّسْلِيمِ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور خوشی آپ کے چہرہ پر نمایاں تھی، ہم نے عرض کیا کہ ہم آپ کے چہرہ پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اے محمد! بے شک آپ ﷺ کا رب فرما رہا ہے: کیا آپ راضی نہیں کہ جو کوئی آپ پر ایک درود پڑھیگا تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کرونگا اور جو کوئی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس سلام نازل کرونگا۔

عَنْ أَبِي ھُرَيْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ الصَّلَاۃَ عَلَيَّ زَکَاۃٌ لَکُمْ۔

(مصنف ابن أبی شیبۃ، کِتَابُ صَلَاۃِ التَّطَوُّعِ۔۔۔، فِي ثَوَابِ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے (دل کے) تزکیہ کا ذریعہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کو لازم کرلیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴿۵۶﴾ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ:۵۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ اوراس کے (سب) فرشتے نبی (مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِيْنُ، آمِيْنُ، آمِيْنُ، قِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَدْرَکَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمِيْنُ، ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ: آمِيْنُ، ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِءٍ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْکَ فَقُلْتُ: آمِيْنُ۔

(الأدب المفرد، باب من ذکر عنده النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم يصل عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف پر چڑھے اور آپ نے آمین آمین آمین فرمایا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! پہلے تو آپ ایسا عمل نہیں فرماتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے جبریل (علیہ السلام) نے کہا: اس بندے کی ناک مٹی میں ملے (یعنی وہ ذلیل ہو) جس نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے ایک کو پایا اور وہ جنت میں نہ ہوا۔ تو میں نے کہا: آمین، پھر انہوں نے کہا: اس بندے کی ناک مٹی میں ملے جس پر رمضان آیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر انہوں نے فرمایا: وہ آدمی ذلیل ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا: آمین۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(سنن النسائي، كِتَابُ السَّهْوِ، بَابُ الْفَضْلِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مجھ پر ایک درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اسکے دس گناہوں کو معاف فرماتا ہے، اور اسکے لئے دس درجات بلند فرماتا ہے۔

دُرودِ اخلاصِ نیت کے ساتھ بھیجیں

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: مَا صَلّٰی عَلَيَّ عَبْدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً صَادِقًا بِهَا فِي قَلْبِ نَفْسِهٖ إِلَّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَكَتَبَ لَہٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَرَفَعَ لَہٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَمَحَا عَنْہُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ۔

(المعجم الكبير، بَابُ الْهَاءِ، مَا أَسْنَدَهٗ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ)

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے جو کوئی بندہ اپنے دل کی سچائی کے ساتھ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالی اس سبب سے بالضرور اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے ' اسکے لئے اس سبب سے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے ' اور اسکے لئے دس درجات بلند فرماتا ہے اور اسکے دس گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

درود دل کی توجہ کے ساتھ بھیجنا چاہیے

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ صَلَاةً مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ صَلَّی اللّٰہُ بِهَا عَلَيْہِ عَشْرًا۔

(مسند البزار، مُسْنَدُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ، مَا أَسْنَدَ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مجھ پر اپنے دل (کی توجہ) سے درود بھیجتا ہے ' تو اللہ تعالی اس سبب سے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

درود بھیجنے میں روزِ قیامت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت کو مقصود بنائیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْلَی النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْوِتْرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو ان میں مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچنے کا یقین رکھتے ہوئے درود بھیجنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمْ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا، وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ۔

(سنن النسائی، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (کہ اس میں نفل نماز پڑھنا چھوڑ دو) اور میری قبر کو عید نہ بناؤ (کہ وہاں لھو ولعب کرو یا یہ کہ عید کی طرح کبھی کبھار آؤ بلکہ بار بار آؤ)، اور تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود تم جہاں کہیں رہو مجھ تک پہنچتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب کے یقین کے ساتھ درود وسلام پڑھنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمْ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِيْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو بالضرور اللہ میری روح کو (جو کہ تجلیات ربانی میں مستغرق رہتی ہے) میری طرف لوٹا تا ہے (متوجہ کرتا ہے) یہانتک کہ میں اس (سلام بھیجنے والے) کا جواب دیتا ہوں۔

درود وسلام پورے آداب کے ساتھ عمدہ طریقہ سے بھیجیں

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمْ: إِنَّكُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ بِأَسْمَائِكُمْ وَسِيمَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ۔

(مصنف عبد الرزاق، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میرے پاس اپنے ناموں اور نشانیوں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو، پس تم مجھ پر اچھی طرح درود بھیجو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت اطہار پر بھی درود بھیجیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِيْ لَکَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّك حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیوں نہ تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں؟ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی (تشہد میں) سکھا دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہا کرو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّك حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ''۔ (اے اللہ! درود نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے)۔

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَنَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ، وَقُولُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۔

(سنن النسائی، كِتَابُ السَّهْوِ، بَابُ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ پر درود بھیجو اور (اسکے بعد) دعا میں محنت کرو، اور (درود میں) یہ) کہو: ''اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّد'' (اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر۔

درود وسلام کثرت سے بھیجنا چاہیے

عَنْ أَبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ. قَالَ: قُلْتُ: اَلرُّبُعَ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: اَلنِّصْفَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ: إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الحَوْضِ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں، لہذا اس کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا: (اپنی نفل عبادت کے وقت کا) چوتھا حصہ مقرر کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر اس سے زیادہ کروتو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: آدھا وقت؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو لیکن اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی وقت؟ آپ نے فرمایا: جتنا چاہو لیکن اگر اس سے بھی زیادہ کروتو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اپنے وظیفے کے پورے وقت میں آپ پر درود پڑھا کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ (کثرت درود) تمہاری تمام فکریں دور (کرنے کیلئے) کافی ہوئے گا اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً. (سنن الترمذي، أَبْوَابُ الوِتْرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو ان میں مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجنا چاہیے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ۔

(سنن ابن ماجة، کتاب ما جاء فی الجنائز، بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَدَفْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود ہے کہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک میرے سامنے اس کا درود پیش کر دیا جاتا ہے۔ (ابو الدرداءؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد (بھی)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وصال کے بعد (بھی، کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی با حیات ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهِمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نُوْرٌ، لَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ۔

(حلية الأولياء، ذِكْرِ طَوَائِفَ مِنْ جَمَاهِيرِ النُّسَّاكِ وَالْعُبَّادِ)

حضرت علی بن حسین اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن ابو طالب سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو وہ روزِ قیامت اس حال میں آئیگا کہ اسکے ساتھ ایک نور ہوگا، اگر اس نور کو مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو سب پر پھیل جائے۔

دعا کے آغاز میں درود پڑھنا چاہیے

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمِدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُ۔ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔

(سنن الترمذي كتاب الدعوات، بَابُ جَامِعِ الدَّعَوَاتِ)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھ کر دعاء کیا کہ: اے اللہ! مجھ کو معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فرمائے: اے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھکر اللہ سے دعا کرنے کے لئے

بیٹھ تو سب سے پہلے اللہ کی اس کے شان کے مطابق تعریف کر اور پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کے بعد ایک دوسرا آدمی نماز پڑھا اور اللہ کی تعریف کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فرمائے: اے نماز پڑھنے والے تو دعا کر قبول کی جائے گی۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَيْئٌ حَتّٰی تُصَلِّيْ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ۔

(سنن الترمذي، کتاب الصلاۃ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا بے شک دعا زمین وَ آسمان کے درمیان رکی رہتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اوپر (اللہ کی بارگاہ میں) نہیں جاتی جب تک کہ تم تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلِّي عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

(شعب الإیمان، فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، بَابٌ فِي تَعْظِیْمِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالی (کی بارگاہِ قبولیت) سے روکی ہوئی ہوتی ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔

مجلسوں کو درود سے آراستہ کرنا چاہئے

عَنْ أَبِيْ هُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوْا اللّٰہَ فِیْہِ وَ لَمْ یُصَلُّوْا عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ إِلَّا کَانَ تِرَۃً عَلَیْہِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(مسند أحمد، باقي مسند المکثرین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائے: جو کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اللہ کا ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجی تو وہ بیٹھک قیامت کے دن انکے لئے وبال ہوگی۔

مسجد میں داخل اور نکلتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنا چاہئے

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَ إِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد)

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب باہر تشریف لاتے تو فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ (اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے)۔

اذان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوْا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَ أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

(صحیح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: جب تم مؤذن کو سنو تو ویسے ہی کہو جیسا کہ وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر تم میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی شخص کے لئے مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ (ایک شخص) میں ہی ہوں، پس جو کوئی میرے لئے وسیلہ مانگے گا تو اسکے لئے (میری) شفاعت ثابت ہو جائیگی۔

ختمِ قرآن کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ فَقَدْ طَلَبَ الْخَيْرَ مَكَانَهٗ۔

(شعب الایمان'باب تعظیم القرآن'فصل فی استحباب التکبیر عند الختم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قرآن پڑھا اور رب کی حمد کیا' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے رب سے مغفرت طلب کیا تو اس نے اپنی (اسی) جگہ (ساری بھلائیاں طلب کر لی۔

دفعِ غم اور حصولِ مغفرت کے لئے درود کی کثرت کرنی چاہئے

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ' فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ. قَالَ: قُلْتُ: اَلرُّبُعَ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: اَلنِّصْفَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ: إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ'بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الحَوْضِ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں' لہذا اس کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا: (اپنی نفل عبادت کے وقت کا) چوتھا حصہ مقرر کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو کرلو' لیکن اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: آدھا وقت؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو لیکن اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی وقت؟ آپ نے فرمایا: جتنا چاہوں لیکن اگر اس سے بھی زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اپنے وظیفے کے پورے وقت میں آپ پر درود پڑھا کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تو وہ تمہاری تمام فکروں (کے ختم ہونے کیلئے) کافی ہوجائے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سن کر درود شریف پڑھنا چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔

(المعجم الكبير'بَابُ الْحَاءِ"عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ)

حضرت عبداللہ بن علی بن حسین اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا (امام حسین) رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کنجوس ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ درود لکھنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِيْ فِيْ ذَالِكَ الْكِتَابِ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْأَلِفِ، مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مکتوب میں (لکھ کر) مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک میرا نام اس مکتوب میں (لکھا) رہتا ہے فرشتے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

درودِ ابراہیم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیوں نہ تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں؟ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا یا رسول اللہ! ہم آپ (پر اور آپ کے) اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی (تشہد میں) سکھا دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہا کرو ’اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ

مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "۔ (اے اللہ! درود نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے)۔

توضیح: وَنُدِبَ السِّيَادَةُ لِأَنَّ زِيَادَةَ الْإِخْبَارِ بِالْوَاقِعِ عَيْنُ سُلُوكِ الْأَدَبِ فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهِ۔ (الدر المختار، باب صِفَةِ الصَّلَاةِ) (درود ابراہیم میں لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سیدنا کا اضافہ کرنا مستحب ہے کیونکہ ایسا اضافہ جو حقیقت کی خبر دیتا ہو عین ادب کا سلوک ہے، پس وہ اضافہ اسکو ترک کرنے کے مقابل افضل ہے)

درودِ شریف کے مختلف صیغے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَحْسِنُوْا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ۔ قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ فَعَلِّمْنَا؟! قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ جب تم حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو تو عمدگی سے درود پڑھو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ شاید وہ درود ان پر پیش کیا جائے، (راوی نے) کہا کہ لوگوں نے ان سے عرض کیا: تو آپ ہمیں سکھائیے، آپ نے فرمایا: تم کہو "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد"۔ (اے اللہ تو اپنا درود، اپنی رحمت اور اپنی برکتیں نازل فرما رسولوں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام، خاتم النبیین محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو تیرے بندے، تیرے رسول، بھلائی کے پیشوا، بھلائی کے لانے والے اور رسول رحمت ہیں، اے اللہ ان کو مقام محمود پر مبعوث فرما کہ ان پر پہلے والے اور بعد والے (ساری مخلوق) رشک کریںگے، اے اللہ درود نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل پر، جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا ابراھیم (علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام) پر اور ابراھیم (علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام) کی اولاد پر، بے شک تو تعریف کے لائق، بڑا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل پر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی، جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراھیم (علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام) پر اور آل پر ابراھیم (علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام) پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ "جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ أَهْلُهُ" أَتْعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِبًا أَلْفَ صَبَاحٍ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْأَلِفِ، مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی یہ کہتا ہے "جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ أَهْلُهُ" (اللہ ہم سب کی طرف سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وہ صلہ دے جس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستحق ہیں) تو وہ (درود پڑھنے والا) ہزار صبح تک ستر (۷۰) (ثواب) لکھنے والوں (فرشتوں) کو تھکا دیگا (کہ وہ ثواب لکھتے تھک جائینگے)۔

عَنْ سَلَامَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُعَلِّمُ النَّاسَ الصَّلَاةَ عَلٰى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَبَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطْرَتِهَا، شِقِيِّهَا وَسَعِيْدِهَا، اِجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ، وَرَأْفَةَ تَحِيَّتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، اَلْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْمُعِيْنِ عَلَى الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالدَّامِغِ جَيْشَاتِ الْأَبَاطِيْلِ، كَمَا حَمَلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ، مُسْتَوْفِزًا فِيْ مَرْضَاتِكَ بِغَيْرِ نَكَلٍ عَنْ قَدَمٍ، وَلَا وَهَنٍ فِيْ عَزْمٍ، دَاعِيًا لِوَحْيِكَ، حَافِظًا لِعَهْدِكَ، مَاضِيًا عَلٰى نَفَاذِ أَمْرِكَ، حَتّٰى أَوْرَى قَبَسًا لِقَابِسٍ، بِهٖ هُدِيَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَانِ الْفِتَنِ وَالْإِثْمِ، بِمُوْضِحَاتِ الْأَعْلَامِ، وَمُنِيْرَاتِ الْإِسْلَامِ، وَنَائِرَاتِ الْأَحْكَامِ، فَهُوَ أَمِيْنُكَ الْمَأْمُوْنُ، وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ، وَشَهِيْدُكَ يَوْمَ الدِّيْنِ، وَبَعْثُكَ لَهُ نِعْمَةٌ، وَرَسُوْلُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةٌ. اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ مَفْسَحًا فِيْ عَدْلِكَ، وَاجْزِهِ مُضَاعَفَةَ الْخَيْرِ مِنْ

فَضْلِکَ، مُهَنَّئَاتٍ غَيْرَ مُكَدَّرَاتٍ، مِنْ فَوْزِ ثَوَابِکَ الْمَعْلُولِ، وَجَزِيلِ عَطَائِکَ الْمَحْلُوْلِ. اَللّٰهُمَّ عَلِّ عَلٰى بِنَاءِ النَّاسِ بِنَاهُ، وَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْکَ وَنُزُلَهُ، وَأَتْمِمْ لَهُ نُورَهُ، وَاجْزِهِ مِنِ ابْتِعَاثِکَ لَهُ، مَقْبُولَ الشَّهَادَةِ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقٍ وَعَدْلٍ، وَكَلَامٍ فَصْلٍ، وَحُجَّةٍ، وَبُرْهَانٍ عَظِيمٍ.

(مجمع الزوائد، كِتَابُ الْأَدْعِيَةِ، بَابُ كَيْفِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَمَا يُضَمُّ إِلَيْهَا)

حضرت سلامہ کندی سے روایت ہے کہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا سکھاتے اور فرماتے (کہ تم یہ کہو): اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَبَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطْرَتِهَا، شِقِيِّهَا وَسَعِيدِهَا، اِجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِکَ، وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِکَ، وَرَأْفَةَ تَحِيَّتِکَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُولِکَ، اَلْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْمُعِينِ عَلَى الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالدَّامِغِ جَيْشَاتِ الْأَبَاطِيلِ، كَمَا حَمَلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِکَ لِطَاعَتِکَ، مُسْتَوْفِزًا فِي مَرْضَاتِکَ بِغَيْرِ نَكَلٍ عَنْ قَدَمٍ، وَلَا وَهَنٍ فِي عَزْمٍ، دَاعِيًا لِوَحْيِکَ، حَافِظًا لِعَهْدِکَ، مَاضِيًا عَلٰى نَفَاذِ أَمْرِکَ، حَتّٰى أَوْرَى قَبَسًا لِقَابِسٍ، بِهِ هُدِيَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَانِ الْفِتَنِ وَالْإِثْمِ، بِمُوَضِّحَاتِ الْأَعْلَامِ، وَمُنِيرَاتِ الْإِسْلَامِ، وَنَائِرَاتِ الْأَحْكَامِ، فَهُوَ أَمِينُکَ الْمَأْمُوْنُ، وَخَازِنُ عِلْمِکَ الْمَخْزُوْنِ، وَشَهِيدُکَ يَوْمَ الدِّيْنِ، وَبَعْثُکَ لَهُ نِعْمَةٌ، وَرَسُولُکَ بِالْحَقِّ رَحْمَةٌ. اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ مَفْسَحًا فِي عَدْلِکَ، وَاجْزِهِ مُضَاعَفَةَ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِکَ، مُهَنَّئَاتٍ غَيْرَ مُكَدَّرَاتٍ، مِنْ فَوْزِ ثَوَابِکَ الْمَعْلُولِ، وَجَزِيلِ عَطَائِکَ الْمَحْلُوْلِ. اَللّٰهُمَّ عَلِّ عَلٰى بِنَاءِ النَّاسِ بِنَاهُ، وَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْکَ وَنُزُلَهُ، وَأَتْمِمْ لَهُ نُورَهُ، وَاجْزِهِ مِنِ ابْتِعَاثِکَ لَهُ، مَقْبُولَ الشَّهَادَةِ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقٍ وَعَدْلٍ، وَكَلَامٍ فَصْلٍ، وَحُجَّةٍ، وَبُرْهَانٍ عَظِيمٍ.

i

الحمد للہ آج بعد نماز جمعہ ۱۸ جمادی الاولی ۔ ۱۴۴۰ھ

۲۵ جنوری ۲۰۱۹ ”**کتاب الآداب**“ جلد اول کا کام تکمیل پایا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔

اٰمِيْنَ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ﷺ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ

الْاَكْرَمِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

!